

مُسلسل اِشاعت کے 58 سال

فروری 2021ء | جمادی الثانی ۱۴۴۲ھ

شمارہ: ۲ جلد: ۲۵



محکمۂ سکولز پنجاب نے
حضرت محمد خاتم النبیین
لکھنے کا نوٹیفکیشن جاری کردیا

سیدنا حضرت حمزہ کا قاتل

فضائل سیدنا حضرت زید بن حارثہ
و سیدنا اسامہ بن زید از مسلم شریف

ذکری فرقہ کے عقائد و نظریات

غلام نبی جمعدار قادیانی کے
۸۸ سوالات کے جوابات کا حصول

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

ماہنامہ لولاک ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

شمارہ: ۲ — جلد: ۲۵

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ اللبو

مقالات ومضامین

شخصیات

ردقادیانیت

متفرقات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كلمة اليوم

اسلام کے مقدر میں غلبہ ہے مغلوبیت نہیں

الحمد للہ وکفٰی وسلام علیٰ سید الرسل وخاتم الانبیاء. اما بعد!

آج کی ملاقات میں نئی تین خبریں ملاحظہ فرمائیں!

(۱) پشاور میں ۲۸/افراد نے قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختونخواہ کے صوبائی امیر مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کے ہاتھ پر پشاور کے علاقہ شاہین کالونی باڑہ گیٹ، شیخ محمدی میں ۲۸/افراد قادیانیت پر لعنت بھیج کر اور توبہ تائب کر کے دولت اسلام سے مشرف ہوگئے۔

۲۸/ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ بمطابق ۱۴/دسمبر ۲۰۲۰ء بروز منگل جامع مسجد حاجی حلیم شاہ محلہ حاجی خیل یوسی شیخ محمدی میں علماء کرام، مشائخ عظام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخ محمدی و ذمہ داران ٹاؤن ۳ کی دعوتی کوششوں سے بائیکاٹ کے ذریعے دعوت ایمان کا ثمرہ اللہ کریم نے یہ عطاء فرمایا کہ ۲۸/افراد کے لئے اللہ کریم نے ہدایت کا دروازہ کھول دیا اور یہ افراد قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام کے دامن رحمت میں داخل ہوئے۔ بھرے مجمع میں مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانیت پر لعنت بھیج کر خاتم النّبیین حضرت محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت پر اپنے ایمان کا اقرار کیا اور عہد کیا کہ اپنے رشتہ دار غیر مسلموں سے ہر قسم کا بائیکاٹ جاری رکھیں گے۔ اس تقریب سعید میں شیخ الحدیث مولانا شیخ نذیر، مفتی نعیم جان، حافظ عابد، مولانا ثمین، مولانا شاہد، مولانا عبداللہ، مولانا سہیل اور مولانا یاسر، مولانا عبدالرحمٰن، مفتی راحت، مولانا سمیع اللہ، مولانا منصف، مولانا عرفان اور مفتی عطاء اللہ، مولانا اسامہ، مولانا کفایت اللہ، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا ضفیر خان، مولانا سعداللہ، مولانا شمس الرحمٰن، مولانا حمداللہ کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء کرام شمع ختم رسالت کے پروانوں نے بھرپور شرکت کی۔

فہرست نومسلمین

مرد حضرات			خواتین		
۱	مبارک احمد ولد عطاء الرحمٰن	شاہین کالونی باڑہ گیٹ، شیخ محمدی	۱	زوجہ مبارک بنت اسلم خان	شاہین کالونی باڑہ گیٹ، شیخ محمدی
۲	وحید احمد ولد عطاء الرحمٰن	شاہین کالونی باڑہ گیٹ، شیخ محمدی	۲	بنت مبارک احمد	شاہین کالونی باڑہ گیٹ، شیخ محمدی

۳	اعجاز احمد ولد عطاء الرحمٰن	شاہین کالونی باڑہ گیٹ، شیخ محمدی	۳	زوجہ وحید احمد بنت شیر احمد	شاہین کالونی باڑہ گیٹ، شیخ محمدی
۴	شبیر احمد ولد مبارک احمد	شاہین کالونی باڑہ گیٹ، شیخ محمدی	۴	بنت وحید احمد	شاہین کالونی باڑہ گیٹ، شیخ محمدی
۵	حدید احمد ولد وحید احمد	شاہین کالونی باڑہ گیٹ، شیخ محمدی	۵	زوجہ بشارت بنت فضل دین	شاہین کالونی باڑہ گیٹ، شیخ محمدی
۶	ریان احمد ولد بشارت احمد	شاہین کالونی باڑہ گیٹ، شیخ محمدی	۶	زوجہ اعجاز بنت شیر احمد	شاہین کالونی باڑہ گیٹ، شیخ محمدی
۷	منظور احمد ولد فردوس	شیخ محمدی	۷	زوجہ شبیر احمد بنت بشارت احمد	شاہین کالونی باڑہ گیٹ، شیخ محمدی
۸	مقبول احمد ولد فردوس	شیخ محمدی	۸	زوجہ کامران بنت وحید احمد	شاہین کالونی باڑہ گیٹ، شیخ محمدی
۹	مظہر احمد ولد فردوس	شیخ محمدی	۹	زوجہ مقبول بنت عبدالرزاق	شیخ محمدی
۱۰	اعزاز ولد منظور احمد	شیخ محمدی	۱۰	زوجہ مظہر بنت شاہ جی	شیخ محمدی
۱۱	حماد ولد مظہر	شیخ محمدی	۱۱	بنت مظہر	شیخ محمدی
۱۲	کامران ولد فضل	شیخ محمدی	۱۲	زوجہ منظور بنت رحیم گل	شیخ محمدی
۱۳	ڈاکٹر وجاہت ولد شفیع	شیخ محمدی	۱۳	بنت فضل	شیخ محمدی
			۱۴	زوجہ سجاد بنت محبوب	شیخ محمدی
			۱۵	زوجہ محبوب احمد بنت سلیم خان	شیخ محمدی

(۲) حضرت محمد ﷺ اور صحابہ کے احترام میں کوئی بھی قدم اٹھانے سے گریز نہیں کروں گا

ملتان (نیوز رپورٹر) چیف جسٹس محمد قاسم ہائیکورٹ لاہور مسٹر جسٹس محمد قاسم خان نے گوگل سے توہین آمیز مواد ہٹانے سے متعلق درخواست پر سماعت کی۔ عدالت عالیہ نے ڈپٹی اٹارنی جنرل کی استدعا پر کیس کی سماعت ۲۰ رجنوری تک ملتوی کرنے کا حکم دیا۔ اس موقع پر سرکاری وکلاء نے عدالت عالیہ کو بتایا کہ اس کے متعلق مکمل میگنزم بنانے کے لئے گزشتہ روز اٹارنی جنرل آف پاکستان کے دفتر میں میٹنگ ہو چکی ہے جس میں معاملے سے پورے طریقے سے نمٹنے کے لئے بریفنگ دی گئی ہے۔ اٹارنی جنرل آف پاکستان عدالت عالیہ کی معاونت کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے مہلت کی استدعا ہے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ رول ۱۵۴ کے تحت اطلاع پر مقدمہ درج کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں اور ڈی۔جی ایف۔آئی۔اے کو باور کرایا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی شکایت پر مقدمہ درج کرلے۔ تفتیش اور شواہد بعد کی بات ہے۔ انہوں نے کہا چند ایک لوگوں کو اشتہاری قرار دینے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تاہم ریاست مدینہ والوں سے پوچھ لیں کہ انہیں کوئی اعتراض تو نہیں۔ کیونکہ ان کی سفارتی مجبوریاں بھی ہوتی ہیں۔ مملکت پاکستان کے خلاف سازش کرنے والوں کے خلاف کارروائی ہوتی ہے تو توہین کرنے والوں کے خلاف بھی فوری کارروائی ہونی چاہئے۔ پی۔ٹی۔اے مؤثر کارروائی کرنے میں ناکام ہے۔ جب کہ پرچے کے بعد ایف۔آئی۔اے بہتر نتائج دے سکتا ہے۔ ڈی۔جی ایف۔آئی۔اے واجد ضیاء نے کہا کہ یہ ایک ایسا ایشو ہے کہ اس کے ایکشن کے لئے وقت درکار ہے۔ گوگل ایک سرچ چینل ہے۔ اس پر میٹریل ڈالا جاتا ہے۔ رولز میں ۹ ماہ کا وقت دیا گیا ہے۔ وہ اپنے آفس پاکستان میں کھول رہے ہیں تو ہم ان کو پکڑنے کے قابل ہوں گے۔

چیف جسٹس نے کہا کہ اگر کسی ملک کے خلاف کوئی بات ہو تو اس پر مقدمہ درج ہونا چاہئے اور ملزم پکڑا جائے تو اس کے خلاف ایکشن ہونا چاہئے تو زیادہ سے زیادہ وہ لوگ ایک ملک کے لئے اشتہاری ہو جائیں گے تو پاکستان نہیں آئیں گے۔ پہلے وہ کون سا پاکستان آتے ہیں۔ اینٹی کرپشن لاء کے تحت اور رولز کے مطابق ڈائریکٹ ایف۔ آئی۔ آر ہو سکتی ہے۔ اگر نہیں ہو سکتی تو وہ مجھے بتا دیں میں ملکی آئین اور قانون کے تحت پابند ہوں۔'' محمد ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے احترام میں مجھے کوئی بھی قدم اٹھانا پڑے تو میں قانون میں رہتے ہوئے گریز نہیں کروں گا۔'' ڈی۔ جی ایف۔ آئی۔ اے کو ملتان بلانے کی یہ وجہ تھی کہ اسے پتہ چلے کہ ایف۔ آئی۔ اے رولز میں پرچہ درج کرنے کا اختیار ان کے پاس ہے۔ اتنے بڑے ادارے کا سربراہ آ کر یہ کہے کہ ہمیں پرچہ درج کرنے کا اختیار نہیں۔ یہ کوئی بات نہیں۔ اگر آپ آخری یہی فائنل کر دیتے کہ پہلے انکوائری ہوگی پھر پرچہ درج ہوگا تو میں اس پر بھی آرڈر کرنے کو تیار ہوں۔ ایف۔ آئی۔ اے رولز کے مطابق انکوائری کا متن یہ بتایا کہ کسی سرکاری ملازم کے خلاف اگر کوئی درخواست ہے تو انکوائری کریں۔ یہاں تو ہر چیز واضح ہے۔ جذبات سے ہٹ کر رولز کے مطابق مجھے بتا دیں کہ پرچہ درج ہو سکتا ہے یا نہیں؟ آپ کے کوئی زیادہ رولز نہیں ہیں۔ دس بیس رولز ہیں۔ سائبر کرائم کے تین صفحات پر مشتمل چند رولز ہیں تو ان کو پڑھ کر مجھے بتا دیں۔ چیف جسٹس نے کہا کہ اگر ایف۔ آئی۔ آر کے فائدے دیکھنے ہیں تو آپ قانون میں تبدیلی کریں اور جن ایف۔ آئی۔ آر کا فائدہ ہوگا وہ درج کریں۔ باقی نہ کریں اور اختیارات کسی تھانیدار کو سونپ دیں۔ ڈی۔ جی ایف۔ آئی۔ اے نے کہا کہ دیکھنا یہ ہے کہ یہ پرچہ درج کرنے پر ہمارا معاملہ حل ہوگا یا نہیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ مختلف جگہ پر اپنے دفاتر کھولے جائیں اور انفرادی طور پر ملزمان کو پکڑا جائے اور ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ آپ اپنے رولز میں واضح کر دیں کہ جو مواد اس طرح کا شائع ہوگا تو جرم ہے تو اس پر پرچہ دیں جس پر ڈی۔ جی ایف۔ آئی۔ اے نے کہا کہ تمام اس طرح کے مواد شائع ہونے والے کیسز پر ۱۵ ردسمبر سے کام شروع کر دیا ہے۔ ایسی ویب سائٹس جو اس طرح کے مواد شائع کرتی ہیں ہم نے ایسی کئی ویب سائٹس کو بند کر دیا ہے اور مزید بھی کام کر رہے ہیں کہ کوئی ایسا طریقہ ہو کہ ان کو بند کیا جائے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ جو مواد شائع ہوا ہے کیا ملک کے اندر یا باہر سے ہے تو دیکھنا یہ ہے کہ آیا یہ چیزیں پاکستان سے آپریٹ تو نہیں ہو رہیں۔ جب پرچہ درج ہو جائے گا تو وہ لوگ ایف۔ آئی۔ اے کے مجرم بن جائیں گے تو پھر پتہ چلے گا یہ کہاں سے شائع ہو رہی ہیں۔'' (روزنامہ نوائے وقت ملتان مورخہ ۳۱ ردسمبر ۲۰۲۰ء)

(۳) محکمہ سکولز پنجاب نے خط و کتابت میں حضرت محمد ﷺ خاتم النّبیین لکھنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) محکمہ سکولز پنجاب نے سرکاری اور غیر سرکاری خط و کتابت میں

محمد (ﷺ) کی جگہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ لکھنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ نوٹیفکیشن کے مطابق سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی طرف سے قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کی گئی تھی۔ جس کی منظوری کے بعد محکمہ سکولز پنجاب نے تمام ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز اور دیگر ڈیپارٹمنٹ کو مراسلہ جاری کیا ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت ملتان مورخہ ۳۱ دسمبر ۲۰۲۰ء)



GOVERNMENT OF THE PUNJAB
SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT

Dated Lahore, the 29th December, 2020

NOTIFICATION

NO.SO (A-I) 1-31/2008(P-I) Pursuant to the Resolution No.462, passed by the National Assembly of Pakistan, dated 12.08.2020 forwarded by the Government of the Punjab, Services & General Administration Department vide No. SO (FG-I)3-55/2020, dated 30th September, 2020, it is notified for information and compliance that name of Hazrat Muhammad (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) must be written in all official / non official correspondence in the following manner:-

حضرت مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

2. All to ensure compliance in letter and spirit.

(DR. MUHAMMAD SUHAIL SHAHZAD)
SECRETARY SCHOOL EDUCATION

No. & Date Even:-

1. The Director Public Instruction (SE/EE), Punjab, Lahore.
2. All Heads of Attached Departments / Authorities / Autonomous Bodies of School Education Department.
3. All Chief Executive Officers (DEAs) in Punjab.

SECTION OFFICER (ACAD)
29-12-2020

ان تینوں خبروں کی روشنی میں اتنا عرض ہے کہ قوت نافذہ دیانتدار ہو تو قانون کے نفاذ میں کوئی رکاوٹ نہیں اور اگر دعویٰ مدینہ کی ریاست کا اور تیاری اسرائیل کو تسلیم کرنے کی تو پھر مولانا شیرانی زندہ باد!

اھمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم

قسط نمبر 11: مصنفہ: الشیخ عبداللہ مسعود: ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

پانچویں بحث: آنحضرت ﷺ کی (ہر عیب سے مبرّہ و منزّہ) عقل کے بیان میں

اس بحث میں پانچ مقاصد ہیں:

پہلا مقصد: آنحضرت ﷺ کا سب سے افضل العقل و کامل العقل ہونا: عقل و ذہانت انبیاء علیہم السلام کی صفاتِ لازمہ میں سے ہے مگر نبی کریم ﷺ کو اس کا وافر و کامل حصہ عطا ہوا۔ آپ ﷺ کے خوب صورت شمائل و خصائل، حرکات و سکنات کے اعتدال، حواس و ادراکات کی قوت، لسانی و بیانی اعلیٰ فصاحت و بلاغت سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اولین و آخرین تمام لوگوں میں سے کس قدر ذکاوت و فطانت اور عقل و ذہانت کے مالک تھے؟

اسی طرح جو آدمی بھی حضور ﷺ کی خلقِ خدا کی اصلاح سے متعلق ظاہری و باطنی انتظام و تدبیر، اور سیاستِ عامہ و خاصہ، اور آپ ﷺ کی صورت و سیرت میں ذرا سا غور و فکر کرے گا، اور یہ دیکھے گا کہ آنحضرت ﷺ نے محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے افاضۂ علمی کی بناء پر شرعی طور و طریقے مقرر فرمائے جبکہ آپ نے نہ تو کسی مکتب میں پڑھا، نہ کتابوں کا مطالعہ فرمایا، تو وہ آپ کے افعال و اقوال میں غور و فکر کے بعد یقیناً اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ آپ ﷺ نہایت کامل العقل ہیں وہ کبھی بھی اس امر میں شک و شبہ کا شکار نہیں ہوگا۔

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی ستر سے زیادہ کتب و صحائف کو پڑھا ان سب میں یہ مضمون تھا کہ دنیا کی ابتداء تخلیق سے لے کر اس کے اختتام (یعنی قیامت) تک حق تعالیٰ نے اپنے کارخانۂ بے انتہا سے عقل کی نعمت جو دوسرے عاقلوں کو عنایت فرمائی وہ سب آپ ﷺ کی عقل کے مقابلہ میں تمام دنیا کے ریگستان کی نسبت ایک ذرہ کے برابر ہے۔

آپ ﷺ نبوت و رسالت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز تھے۔ تو ظاہر بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو قوتِ عقل و ذہانت، سرعتِ فہم و فراست، جملہ امور میں حسنِ سیاست و نتائج پر نظر، اور تمام تر تصرفات میں حکمت و دانائی، اور قوتِ ادراکیہ و فکریہ، ایسی تمام قوتیں صرف آپ کے لئے منتخب ہوئیں جو دوسروں کو نہیں ملیں۔ بچپن سے ہی اپنی منور و روشن عقل کی بناء پر آپ ﷺ اپنے ہم عصروں سے فائق و بلند رہے۔ اسی روشن عقل کی بناء پر کبھی کسی بت کو سجدہ نہیں کیا، کیونکہ آپ کی قوتِ عقل نے بت پرستی کو دیکھ کر

فیصلہ فرمالیا کہ یہ بت نہ تو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی نقصان دے سکتے ہیں۔

شہادتیں: اگر کوئی آدمی آپ ﷺ کی عقل کی عمدگی پر شہادتیں معلوم کرنا چاہتا ہے تو کتبِ سیر و تواریخ کا خوب غور و تأمل سے مطالعہ کرے۔ تاہم نمونے کے طور پر چند شہادتیں ملاحظہ ہوں:

۱...... ارباب ِسیَر نے لکھا ہے کہ فتحِ مکہ کے موقعہ پر حضرت ابوسفیان بن حربؓ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کس قدر عقیل ہیں؟ اور کس قدر صلہ رحمی کرنے والے ہیں؟ اور کتنا شفیق و مہربان ہیں؟ (یعنی ہر اعتبار سے آپ فائق و برتر ہیں! عالم میں آپ کی کوئی مثال نہیں)

۲...... آنحضرت ﷺ کی بعثت و نبوت سے پہلے ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں سیلاب آیا جس کی وجہ سے بیت اللہ شریف کی دیواریں منہدم ہوگئیں اور حجر اسود بھی اپنی جگہ سے اکھڑ گیا، قریش کے تمام سرداروں نے مل کر بیت اللہ شریف کی تعمیر کی، جب حجر اسود کے رکھنے کی نوبت آئی تو ان کا آپس میں جھگڑا شروع ہوا، ہر سردار یہ کہتا تھا کہ حجر اسود کو میں اپنے ہاتھ سے رکھوں گا۔ یہ جھگڑا بہت طویل ہوا۔ آخر رسول اللہ ﷺ کو اس جھگڑے کا فیصل اور حکم مقرر کیا۔ آپ نے ایک بڑی چادر بچھائی اور حجر اسود کو اس میں رکھا اور فرمایا ہر سردار اس چادر کے کونے کو پکڑے اور سبھی اٹھا کر اس کے رکھنے کی جگہ پر لاؤ! جب حجر اسود رکھنے کی جگہ پر لائے تو آپ ﷺ نے اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ یوں سب سردار آپ ﷺ کے اس فیصلے پر راضی ہوئے، اور آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ایسا عاقل جوان قریش کے کسی قبیلے میں پیدا نہیں ہوا۔

۳...... مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کے بعد آپ ﷺ کا مہاجرین و انصار کے مابین مؤاخات و بھائی چارہ قائم کرنا، اور مہاجرین کی مشکلات کا حل پیش کرنا، اور مہاجر کو انصار کی تعلیم قرآن و علوم اسلامیہ کے لئے مقرر کرنا، اور انصاری کو اس کے رہن سہن، کھانے پینے وغیرہ امور کے لئے تعینات کرنا۔ ایسے جملہ امور آپ کے عاقل ہونے پر شاہد اور بہت بڑی دلیل ہیں۔

۴...... مسجدِ نبوی کی تعمیر کے لئے مہاجرین و انصار کو جمع کرنا، اور فقراء مہاجرین کے لئے وہاں قیام کا انتظام و انصرام کرنا (جسے رہتی دنیا تک ''صفّہ'' کے نام سے یاد کیا جائے گا) بھی آپ کی عمدگی عقل کی دلیل ہے۔

۵...... مدینہ منورہ اور اس کے آس پاس رہنے والے یہود وغیرہ کے قبائل سے آپ ﷺ کا معاہدات قائم کرنا تاکہ مدینہ منورہ اور مسلمانوں کا تحفظ ہو سکے اور اگر کوئی قبیلہ عہد شکنی کرے یا اور کوئی معاملہ درپیش ہو تو آنحضرت ﷺ کو اس سے مطلع کرنا، اور آپ ﷺ کے فیصلہ پر عمل کرنا یہ بھی آپ کی دور رس عقل کی دلیل ہے۔

۶...... یہود نے اپنا تجارتی بازار قائم کر رکھا تھا، ضروریاتِ زندگی کو ذخیرہ کر کے مہنگے داموں فروخت کرتے تھے، آپ ﷺ نے مسلمانوں کے لئے نیا بازار قائم فرمایا تاکہ یہود ذخیرہ اندوزی سے باز آجائیں۔

اور مسلمان ان سے خرید وفروخت کرنے کے بجائے مسلمانوں سے خرید وفروخت کریں۔ یہ بھی آپ کی بہت بڑی ذہانت کی دلیل ہے۔

۷...... انصار کے دونوں قبیلے اوس وخزرج کے پرانے جھگڑے ختم کر کے ان میں الفت قائم کرنا اور یہود وغیرہ حاسدین سے پیدا ہونے والے فتنوں کو دبانا (جس پر قرآن و حدیث کی بیسیوں شہادتیں موجود ہیں) یہ سب آپ ﷺ کی حکمت ودانائی اور آپ کی عمدہ فہم ذہانت کی بے مثال ولا جواب دلیل ہے۔

۸...... صلح حدیبیہ اور غزوۂ احزاب کے موقعہ پر آپ ﷺ کا خداداد بصیرت سے کام لینا اور مشرکین و قریش سے نبرد آزما ہونا، اسی طرح یہود کو مدینہ منورہ سے نکال باہر کرنا جیسے کئی اہم واقعات آپ ﷺ کی کمالِ عقل پر غایت درجہ کی شہادتیں ہیں۔

۹...... واقعۂ افک (ام المؤمنین سیدہ حضرت عائشہؓ پر منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کے تہمت لگانے کا واقعہ) جیسے فتنوں کو اپنی حکمتِ عملی سے فرو کرنا اور مسلمانوں کے دلوں کو جیتنا اور ان کے لئے تسلی کے اسباب مہیا کرنا وغیرہ آپ ﷺ کی عمدہ ذکاوت وذہانت کی دلیل ہے جس پر قرآن وحدیث شاہدِ عدل ہیں۔

۱۰...... غزوۂ حنین کے موقعہ پر کثیر تعداد میں مالِ غنیمت حاصل ہوا، تب آپ نے سب کا سب مہاجرین وغیرہ میں تقسیم فرمایا اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ ان کی حوصلہ افزائی کے لئے علیحدہ خیمہ نصب فرما کر دل سوز خطبہ ارشاد فرمانا، اور یہ فرمانا کہ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ کوئی اونٹوں اور بکریوں کے ساتھ گھروں کو جائیں؟ اور تم محمد (ﷺ) کو لے کر اپنے گھروں کو جاؤ! یہ سنتے ہی انصار نے گریہ کرتے ہوئے رضینا رضینا کی صدائیں بلند کیں۔ اور آپ ﷺ کو مطمئن وراضی کیا۔

الغرض! اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں جن سے آپ ﷺ کی بے مثال عقل وذہانت کو سمجھا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ درس گاہ نبوت سے فیض یاب اور تربیت یافتہ حضرات صحابہ کرامؓ جہاں تشریف لے گئے تو اپنی قیادت وسیادت اور سیاست کا لوہا منوایا اور شہر در شہر فتح کئے اور لاکھوں وکروڑں انسانوں کی اصلاح وتربیت کا ذریعہ بنے:

یا رب صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

دوسرا مقصد: عقلی دلیل کے بیان میں جو قبولیت اسلام کا باعث بنی: حضرت عمران بن حصینؓ اپنے والد (حصینؓ) کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قریش، حصینؓ کے پاس آئے اور وہ (قریش) ان کی تعظیم کرتے تھے، کہنے لگے:

ہماری طرف سے اس شخص (مراد سیدنا حضرت محمد ﷺ ہیں) سے بات کرو! کیونکہ یہ ہمارے معبودان کا نام لیتے ہیں اور انہیں برا بھلا کہتے ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ اس کے ساتھ آئے اور نبی کریم ﷺ کے دروازے کے قریب بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بوڑھے کو جگہ دو! حضرت عمرانؓ اور ان کے ساتھی بہت زیادہ ساتھ تھے۔ حصینؓ کہنے لگے: ہمیں آپ کے متعلق یہ خبر ملی ہے کہ آپ ہمارے مشکل کشاؤں کو برا بھلا کہتے ہیں، جبکہ آپ کے والد پناہ اور بہتر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حصین! کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟ کہنے لگے: سات زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کس کو پکارتے ہو؟ حصینؓ کہنے لگے: آسمان والے کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب مال ہلاک ہوتا ہے تو کسے پکارتے ہو؟ کہنے لگے: آسمان والے کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری دعا تو ایک قبول کرتا ہے، دوسرے خواہ مخواہ اس کے شریک بناتے ہو۔ کیا تم شکر میں اس سے راضی ہو؟ یا اس کے غلبہ سے ڈرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ان میں سے کوئی بات نہیں اور آپ جانتے ہیں میں اس طرح کی بات نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حصینؓ! اسلام لے آؤ! سلامتی مل جائے گی! کہنے لگے: میری قوم اور خاندان ہے۔ تو میں کیا کہا کروں؟ فرمایا: کہا کرو! اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین کی سیدھی راہ کے لئے رہنمائی طلب کرتا ہوں اور مجھے ایسے علم سے نوازیئے جو مجھے فائدہ دے۔

حصینؓ نے یہ کلمات کہے، ابھی اٹھے بھی نہیں تھے کہ اسلام قبول کرلیا۔ حضرت عمرانؓ جھٹ سے اٹھے اور ان کا سر چوما، ہاتھ پاؤں پر بوسہ دیا۔ نبی ﷺ نے جب یہ منظر دیکھا تو آب دیدہ ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے عمرانؓ کے اس سلوک پر رونا آ گیا۔ حصینؓ جب تک مسلمان نہیں ہوئے تھے تو عمرانؓ ان کی خدمت کے لئے نہیں اٹھتے تھے اور نہ اس طرف توجہ دی۔ جب وہ اسلام لائے تو ان کا حق ادا کر دیا۔ اس وجہ سے مجھ پر ایسی کیفیت طاری ہوگئی۔ جب حصینؓ جانے لگے تو آپ ﷺ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا: انہیں رخصت کرو! اور گھر تک پہنچا آؤ! جب دروازے سے باہر نکلے، قریش دیکھتے ہی کہنے لگے: لو یہ بھی بے دین ہوگیا۔ اور سب اِدھر اُدھر چلے گئے۔

جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بھکر کے رہنما جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی کی بیٹی ۴ر دسمبر ۲۰۲۰ء کو انتقال فرماگئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے اظہار تعزیت کیا۔ اکابرین ختم نبوت اور ادارہ لولاک مرحومہ کے بلند درجات کے لئے دعاگو ہیں۔ اللہ کریم مغفرت فرمائیں۔ آمین!

مقام سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ

مولانا عبدالصمد

۱...... صدیق فعیل کے وزن پر اسم مبالغہ کا صیغہ ہے۔ لغت کے اعتبار سے اس کے معنی ہیں۔ (۱) کثیر الصدق بہت زیادہ سچ بولنے والا (۲) کثیر الصدقہ بہت زیادہ صدقہ کرنے والا۔ جیسے (۱) شریب بہت پانی پینے والا (۲) سکیر بہت زیادہ نشہ کرنے والا (۳) خمیر بہت زیادہ شراب پینے والا۔ (روح المعانی ج۳ ص ۷۷)

۲...... علامہ اندلسی صدیق کی اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''صدیق وہ لوگ ہیں جو معرفت میں انبیاء علیہم السلام کے قریب ہیں۔ (معارف القرآن ج۲ ص ۴۷۱)

صدیقین کا ذکر اللہ پاک نے سورۂ نساء کی درج ذیل آیت میں کیا ہے: ''من النّبیین والصدیقین والشھداء والصالحین (نساء: ۶۹) '' اب لفظ ''صدیق'' سیدنا ابوبکرؓ کے ساتھ ایسا منسلک ہوگیا ہے کہ جب کبھی یہ لفظ کسی کی زبان پر آتا ہے تو اس سے مراد صدیق اکبرؓ ہی ہوتا ہے۔ شرعی اعتبار سے صدیق کون ہوتا ہے؟ ان کی علامات کیا ہیں؟ اس کی اوصاف کیا ہوتی ہیں؟ اس کا مقام کیا ہے؟

اس حوالے سے درج ذیل روایات اور اکابر کی عبارات سے کافی شافی رہنمائی مل سکتی ہے۔

۳...... حضور ﷺ نے فرمایا کہ علوم اور معارف کے سرچشمے جو اللہ پاک نے میرے سینے میں ڈالے ہیں، وہ تمام کے تمام علوم اور معارف میں نے ابوبکر کے سینے میں انڈیل دیئے۔ (نزہۃ المجالس ص ۴۴۰)

۴...... کتاب العقائق میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ جن دنوں میں حضور ﷺ کا انتقال ہوا۔ ان دنوں میں حضرت ابوبکر صدیق روضۂ مبارک میں تشریف لائے اور روتے روتے آنکھ لگ گئی۔ حضرت عمر فاروقؓ بھی روضۂ پاک میں تشریف لائے تو دیکھا حضرت ابوبکرؓ نیند کی حالت میں گفتگو فرما رہے ہیں یہ دیکھ کر حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو بیدار کیا۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اے عمر! آپ نے میری نیند ختم کیوں کی ہے۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ بار بار آہ وزاری کرتے ہوئے اپنے رب کے سامنے فرما رہے تھے ''یا رب امتی یارب امتی'' میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ چھوڑ دیں اللہ کی مرضی پر۔ آواز آئی ''وھبناک وھبناک'' یعنی ہم نے آپ کو دے دیا، ہم نے آپ کو دے دیا۔ یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا گیا۔ اے عمر! آپ نے مجھے بیدار کر دیا۔ اب معلوم نہیں کتنا دیا۔ ان دونوں حضرات نے قبر شریف سے آواز سنی، اللہ نے مجھے سب کچھ دے دیا۔ (نزہۃ المجالس ص ۵۲۴)

۵...... امام رازیؒ فرماتے ہیں قرآن پاک کے سیاق وسباق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاں کہیں قرآن پاک نے نبی اور صدیق کا ذکر کیا ہے۔ ان کے درمیان واسطے کو ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ جیسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ''انہ کان صادق الوعد (مریم: ۵۴) ''اور حضرت ادریس علیہ السلام کی صفت بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے ''انہ کان صدیقاً نبیا (مریم: ۱۵۶) ''نیز (النساء: ۶۹) میں فرمایا گیا ہے ''من النّبیین والصدیقین ''ان آیات کے درمیان میں واسطہ کو ذکر نہ کرنا، اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ اگر مقام صدیقیت سے ترقی ہوگی تو نبوت تک پہنچ جائے گا۔ (الکبیر ج ۴ ص ۱۳۴)

۶...... حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق کو تم پر فضیلت نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس شے کی وجہ سے ہے جو اللہ نے ان کے دل میں پیدا کی۔ (المرقاۃ المفاتیح ص ۲۷۷، ص ۹)

۷...... حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ صدیق وہ ہے کہ جس کی قوت نظریہ انبیاء علیہم السلام کی قوت نظریہ کی طرح کامل ہوتی ہے۔ ابتداء عمر سے جھوٹ بولنے اور دورنگی بات کرنے سے دور ہوتے ہیں۔ دینی معاملات میں خالص اللہ پاک کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اس میں نفسانی خواہش کا ذرہ بھر دخل نہیں ہوتا۔ صدیق کی نشانیاں یہ ہیں: ان کو اپنے ارادہ کے درست وصحیح ہونے میں ذرہ بھر بھی شک نہیں ہوگا۔ اگر نماز کے دوران کوئی حادثہ پیش آجائے تو دائیں بائیں بالکل توجہ نہیں کرتے۔ ظاہر وباطن ایک جیسا ہوتا ہے۔ کسی کے اوپر لعنت نہیں کرتے۔ علم تعبیر کو جانتے ہیں۔ (عزیزی ص ۳۴۳)

۸...... قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ لکھتے ہیں کہ صدیقین انبیاء کے کامل پیروکار، ظاہر وباطن ہر طرح سے انبیاء کی اتباع کرنے والے، بڑے سچے، کمالات نبوت یعنی تجلیات ذاتیہ میں ڈوبے ہوئے اور بوراثت انبیاء حجاب صفات کے محض انبیاء کی کامل اتباع کی وجہ سے بحر انوار قدسیہ میں غرق ہوتے ہیں۔ (مظہری ج ۳ ص ۱۶۵)

۹...... شاہ عبدالقدر جیلانیؒ صدیقین کا مقام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صدیقین کے قلوب کی پرورش کا ان کے بچپن سے لے کر بوڑھے ہونے تک حق تعالیٰ ہی کفیل ہوتا ہے۔ جوں جوں کسی قسم کی مصیبت سے ان کو آزماتا ہے اور ان کا صبر ملاحظہ فرماتا ہے ویسے ویسے ان کا قرب بڑھتا رہتا ہے۔ مصیبتیں درحقیقت نہ ان پر غالب آتی ہیں اور نہ ان سے لاحق ہوتی ہیں۔ صرف بدن پر مصیبت کی صورت ہی نظر آتی ہے۔ دل پر صدمہ مطلق نہیں ہوتا ہے اور وہ لاحق ہی کس طرح ہوسکتی ہیں۔ جب کہ وہ مصیبتیں تو پاپیادہ ہیں اور صدیقین کے قلوب اڑنے والے پرندوں کے بازوؤں پر ہوتے ہیں۔ (پھر پیدل اور اڑنے کا ساتھ کیسا) ہائے خسارہ اس شخص کا جوان کے دلوں کو ایذاء پہنچائے۔ (فیوض یزدانی ص ۲۷۹، مجلس ص ۵۴)

۱۰...... حضرت حکیم الامت حضرت شاہ اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں صدیق کا مقام ایسا عالی ہوتا ہے کہ

اس کے علوم کا ماخذ بھی وہ ہی ہوتا ہے جو نبی کا ماخذ ہوتا ہے اور جو بات نبی کے دل میں آتی ہے وہ صدیق کے دل پر بھی فائض ہوتی ہے۔ مگر صدیق کے علوم کا اعتبار نبی کی تائید کے بغیر نہیں ہوتا۔ ماخذ اگر ایک ہے مگر نبی کا علم خطا سے بالکل محفوظ ہوتا ہے اور اس کا علم قطعی ہوتا ہے اور صدیق کا علم ظنی ہوتا ہے۔ جس کی صحت کے لئے تائید نبی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ شیخ ابن العربی نے بھی اس کو بیان کیا ہے اور اخیر زمانہ میں شاہ اسماعیل شہید نے لکھا ہے: میں نے خود تو مولانا شہید کی تالیف میں یہ مضمون نہیں دیکھا تھا مگر ایک سوال میرے پاس آیا تھا جس سے معلوم ہوا کہ مولانا شہید نے بھی یہ مضمون بیان فرمایا ہے۔ (تحقیق الشکر ص ۲۷ بحوالہ الابقاء)

۱۱...... علامہ اندلسی صدیق کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صدیق وہ ہے جو رسول کی تصدیق کرنے میں سب سے آگے ہو اور سب سے پہلے تصدیق کرنے کی وجہ سے باقی تمام لوگوں کا پیشوا اور امام بنے۔
(البحر المحیط ج ۳ ص ۳۰۰)

۱۲...... علامہ قرطبی صدیق کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صدیق وہ ہے جو زبان سے کہے پھر اس کو عملاً کر کے دیکھائے۔ (قرطبی ج ۵ ص ۳۶۱)

۱۳...... علامہ اندلسی صدیق کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صدیق وہ ہے جس کو دین کی ہر بات کی تصدیق میں شک وشبہ نہ ہو جیسے اللہ پاک قرآن میں فرماتے ہیں "والذین اٰمنوا باالله ورسوله اولئک هم الصدیقون. (الحدید: ص ۱۹)" (البحر المحیط ج ۳ ص ۳۰۰)

۱۴...... قطب الاقطاب حضرت حماد اللہ ہالیجوی فرماتے ہیں صدیقین وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے قلوب انبیاء علیہم السلام کے قلوب کی طرح وحی کے لئے برتن ہوتے ہیں۔ جس طرح انبیاء علیہم السلام کے قلوب وحی کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسی طرح صدیقین کے قلوب بھی وحی کی حفاظت کرتے ہیں۔ (الیاقوت والمرجان ص ۱۱)

۱۵...... ابوبکر صدیقؓ کو اس لئے صدیق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی دعوت سنتے ہی فوراً تصدیق کی۔
(انوار البیان)

۱۶...... سادات صوفیہ کا قول ہے کہ روحانی منازل طے کرتے ہوئے سب سے آخر میں صدیقین کے دل سے حب وجاہ کو نکالا جاتا ہے۔ (مرقاۃ ج ۹ ص ۳۶۵)

۱۷...... حدیث میں حضرت عمرؓ کے لئے آیا ہے "لو کان بعدی نبیاً لکان عمر" اور حضرت صدیق اکبرؓ کے بارے میں یہ بات نہیں فرمائی۔ اس کے جواب مختلف طور پر علماء نے دیئے ہیں۔ مگر مجھ کو اپنے استاد کا جواب زیادہ پسند ہے مولانا نے اس کی وجہ یہ فرمائی ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کو حضور ﷺ کے ساتھ قرب اور فنائے تام کا ایسا تعلق تھا کہ وہاں "بعدی" کہنے کی گنجائش نہ تھی۔ کیونکہ بعدیت کے لئے غیریت ضروری ہے اور صدیق اکبر کو حضور ﷺ سے گویا غیریت بالکل نہ تھی۔ (تحقیق الشکر ص ۱۲۷ افادات حضرت حکیم الامت تھانویؒ)

سیدنا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا قاتل

مولانا رئیس احمد جعفری ندوی

وحشی خود اپنے بارے میں مایوس تھا۔ وہ جانتا تھا اسے ہلکی سے ہلکی جو سزا دی جا سکتی ہے وہ موت ہے۔ فتح مکہ کے بعد یہ بھی بھاگ کھڑا ہوا۔ پھر ڈرتا ڈرتا آیا اور پروانہ عفو لے کر چلا گیا۔ یہ وہی وحشی ہے جس نے حضرت حمزہؓ کو دھوکہ دے کر شہید کیا تھا پھر ان کی لاش کو بے حرمت کیا تھا۔

حضرت حمزہؓ سے آپ ﷺ کی محبت والفت کا یہ عالم تھا کہ جب انصار کی عورتیں اپنے شہداء کا ماتم کرنے لگیں تو آپ ﷺ نے حسرت واندوہ کے لہجہ میں ارشاد فرمایا: ''اور حمزہؓ پر رونے والا کوئی نہیں۔''

یہ وحشی وہی تھا جس نے حمزہؓ کو قتل کیا تھا۔ دھوکہ دے کر اور پھر ان کی لاش بھی بگاڑ دی تھی۔ خود اپنی کہانی بیان کرتا ہے:

وحشی، جبیر بن مطعم کا غلام کہتا ہے حضرت حمزہؓ نے میرے سامنے ابو نیار کو قتل کیا اور برابر اپنی تلوار سے لوگوں کو زخمی کر رہے تھے۔ میں نے اپنے حربہ (ایک طرح کا پھل دار آلہ جو خنجر کی طرح ہوتا ہے) کو گردش دی اور جب مجھ کو پورا اطمینان ہو گیا تو حضرت حمزہؓ کی طرف میں نے اس کو رہا کیا، وہ سیدھا جا کر ان کے زیر ناف لگا اور دونوں ٹانگوں کے درمیان سے نکل کر گر پڑا۔ حضرت حمزہؓ میری طرف متوجہ ہوئے۔ مگر فوراً گر پڑے، میں ٹھہرا رہا۔ آخر جب وہ ٹھنڈے ہو گئے۔ میں نے اپنا حربہ ان کے پاس سے جا کر اٹھا لیا اور خیمہ میں آن کر بیٹھ گیا۔ کیونکہ اب میری ضرورت نہ تھی۔

ابن اسحاقؒ کہتے ہیں۔ جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے کہ میں اور عبیداللہ بن عدی بن خیار، معاویہؓ کے زمانہ حکومت میں شام کے شہر حمص میں گئے۔ جبیر بن مطعم کا آزاد غلام وحشی بھی یہیں رہتا تھا۔ جب ہم اس شہر میں آئے تو عبیداللہ بن عدی نے مجھ سے کہا کہ چلو وحشی سے حضرت حمزہؓ کے قتل کا واقعہ دریافت کریں۔ میں نے کہا: اچھا چلو۔ ہم دونوں وحشی سے ملنے روانہ ہوئے اور لوگوں سے اس کا پتہ پوچھنا شروع کیا۔ ایک شخص نے کہا وہ اپنے گھر کے صحن میں بیٹھا ہوگا۔ یہ دونوں شخص کہتے ہیں۔ ہم وحشی کے مکان پر پہنچے اور ہم نے دیکھا کہ ایک بڈھا غالیچہ (قالین) پر بیٹھا ہے۔ ہم نے جا کر سلام کیا۔ اس نے جواب دیا اور عبیداللہ بن عدی سے کہا کہ تو عدی بن خیار کا بیٹا ہے۔ عبیداللہ نے کہا ہاں! وحشی نے کہا ایک دفعہ جب تو اپنی ماں کا دودھ پیتا تھا تب میں نے تجھ کو تیری ماں سعدیہ کے ساتھ اونٹ پر سوار کیا تھا اور تیرے پیر میں نے اس وقت غور سے دیکھے تھے۔ پس انہی کو دیکھ کر اب میں نے تجھ کو پہچان لیا۔

عبید اللہ کہتے ہیں: ہم وحشی کے پاس بیٹھے تھے اور ہم نے کہا ہم تمہارے پاس اس واسطے آئے ہیں کہ حضرت حمزہؓ کے قتل کا واقعہ سنیں کہ تم نے ان کو کیوں کر شہید کیا۔ وحشی نے کہا: ہاں! یہ واقعہ میں تم سے اس طرح بیان کروں گا کہ جس طرح میں نے حضور ﷺ کے سامنے بیان کیا اور پھر وحشی نے وہی واقعہ جو اوپر مذکور ہوا ان دونوں کے سامنے بیان کیا۔ پھر کہنے لگا: حضرت حمزہؓ کو شہید کر کے میں مکہ میں آیا اور میرے آقا جبیر بن مطعم نے موافق شرط کے مجھ کو آزاد کر دیا۔ میں مکہ میں رہتا تھا۔ یہاں تک کہ جب حضور نے مکہ بھی فتح کر لیا۔ میں طائف میں بھاگ گیا۔ پھر جب حضور ﷺ نے طائف فتح کیا اور وہاں کے سب لوگ مسلمان ہو گئے۔ میں پریشان ہوا کہ اب میں کیا کروں؟ کبھی خیال کرتا تھا کہ ملک شام کی طرف بھاگ جاؤں۔ کبھی یمن کی طرف جانے کا خیال کرتا تھا۔ آخر اس فکر میں تھا کہ مجھ سے ایک شخص نے کہا تجھ کو خرابی ہو۔ حضور ﷺ کی خدمت میں جا کر مسلمان کیوں نہیں ہوتا۔ قسم ہے خدا کی جو شخص مسلمان ہو جاتا ہے۔ حضور ﷺ اس سے کچھ نہیں فرماتے۔ میں یہ سن کر حضور ﷺ کی خدمت میں مدینہ میں حاضر ہوا اور حضور ﷺ کے پس پشت کھڑے ہو کر کلمۂ شہادت پڑھنے لگا۔ جب حضور ﷺ نے مجھ کو دیکھا فرمایا: کیا وحشی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ کہا: بیٹھ جاؤ اور بیان کر کہ تو نے حمزہؓ کو کیوں کر شہید کیا تھا۔ میں نے اسی طرح حضور ﷺ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا جیسا کہ تم دونوں کے سامنے بیان کیا۔ جب میں بیان کر چکا، حضور ﷺ نے فرمایا: تجھ کو خرابی ہو۔ اب مجھ کو اپنا منہ نہ دکھانا۔

پس میں جب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا تو حضور ﷺ کی پشت کی طرف بیٹھ جاتا تھا تا کہ مجھ کو نہ دیکھیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا انتقال ہوا۔ اس کے بعد مسلمانوں نے مسیلمہ کذاب پر فوج کشی کی۔ میں بھی اس فوج کے ساتھ ہوا۔ یہاں تک کہ جب دونوں لشکروں میں جنگ ملغوبہ ہوئی تو میں نے دیکھا کہ مسیلمہ کذاب تلوار ہاتھ میں لئے کھڑا ہے۔ میں نے اپنا وہی حربہ جس سے حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا مسیلمہ کذاب کے سامنے گردش دینا شروع کیا اور جب وہ پوری گردش کھا چکا اس وقت اس کو میں نے مسیلمہ کی طرف رہا کیا۔ ادھر سے میں نے یہ حربہ اس کی طرف چھوڑا اور دوسری طرف سے ایک انصاری نے دوڑ کر مسیلمہ کے تلوار ماری۔ اب خدا کو علم ہے کہ ہم دونوں کے حربوں میں سے کس کے حربہ نے انہیں قتل کیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: حضرت عمرؓ سے روایت ہے اور آپ یمامہ کی جنگ میں شریک تھے۔ فرماتے ہیں: میں نے سنا کہ ایک شخص پکار کر کہہ رہا تھا۔ مسیلمہ کو حبشی نے قتل کیا ہے۔ (سیرت ابن ہشام حصہ اوّل)

سیدنا مسیح علیہ السلام کا رفع جسمانی

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ: ''حضرت مسیح کو ذلت کے ساتھ سولی دی گئی۔ جبکہ قرآن کہتا ہے کہ: ''حضرت مسیح کو سولی نہیں دی گئی ان کو جسم و روح کے ساتھ اٹھا لیا گیا۔'' (سیاحت نامہ ماہر القادری ص ۱۸۷)

فضائل سیدنا زید بن حارثہؓ وسیدنا اسامہ بن زیدؓ از مسلم شریف

مولانا محمد شاہد ندیم

۱...... حضرت سالمؒ اپنے باپ عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہؓ کو زید بن محمد کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ قرآن مجید میں نازل ہوا "ادعوھم لآباءھم ھو اقسط عنداللہ" ترجمہ: تم لوگ ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کرکے پکارو تو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ بہتر ہے۔ (مسلم ج ۲ ص ۲۸۳)

۲...... حضرت سالمؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا کہ اگر تم لوگ اسامہ بن زید کی سرداری پر نکتہ چینی کرتے ہو تو تم لوگ اس سے پہلے ان کے باپ بھی پر بھی نکتہ چینی کرچکے ہو، اور اللہ کی قسم! وہ سرداری کے لائق تھے، اور اللہ کی قسم! وہ میرے محبوب ترین لوگوں میں سے تھے۔ اللہ کی قسم! اسامہ بن زیدؓ بھی سرداری کے لائق ہے اور زیدؓ کے بعد مجھے یہ سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔ اسی وجہ سے میں تم لوگوں کو اسامہؓ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ تمہارے نیک لوگوں میں سے ہیں۔ (ایضاً)

۳...... حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس لشکر پر حضرت اسامہ بن زیدؓ کو سردار مقرر فرمایا۔ آگے مذکوہ بالا حصہ ہے۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۸۳)

فضائل حضرت عبداللہ بن جعفرؓ

۱...... حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے فرمایا کہ آپ کو وہ بات یاد ہے کہ جب میں نے، آپ نے اور حضرت ابن عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی تھی؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! تو آپ ﷺ نے ہمیں سوار کرلیا تھا اور آپ کو چھوڑ دیا تھا۔ (ایضاً)

۲...... حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو گھر کے بچے آپ ﷺ سے جا کر ملتے۔ اسی طرح ایک مرتبہ آپ ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے تو مجھے آپ ﷺ کی طرف آگے کردیا گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے سامنے بٹھالیا۔ پھر حضرت فاطمہؓ کے دو بیٹوں میں سے ایک لائے گئے تو آپ ﷺ نے ان کو پیچھے بٹھالیا۔ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوگئے۔ (ایضاً)

۳...... حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور چپکے سے مجھے ایک بات ارشاد فرمائی۔ جس کو میں لوگوں کو نہیں بتاؤں گا۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۸۳)

ملفوظات امام اعظم ابو حنیفہؒ

مولانا محمد فہیم

۱...... فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی حدیث آ جائے تو سر آنکھوں پر، اور اگر کسی مسئلہ میں (صحابہؓ سے اقوال ہوں تو ہم انہیں میں سے کسی کا قول لیں گے اور ان سے خروج نہیں کریں گے البتہ اگر تابعین) یعنی امام ابو حنیفہؒ کے اپنے ہم عصر علماء کے اقوال ہوں تو ان کے مقابلہ میں ہم اپنی رائے پیش کر سکتے ہیں۔

۲...... فرمایا: ہم کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ یا اجماع صحابہؓ کے اقوال میں سے وہ قول اختیار کرتے ہیں جو کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ کے قریب ترین ہو اور یہی اجتہاد کا محل ہے۔

۳...... فرمایا: اگر دین میں تنگی ہو جانے کا ڈر نہ ہوتا تو میں کبھی فتوی نہ دیتا۔ جن چیزوں کی بدولت جہنم میں جانے کا خوف ہو سکتا ہے ان میں سب سے خوفناک چیز فتویٰ ہے۔

۴...... فرمایا: جب سے سمجھ آئی ہے میں نے کبھی اللہ تعالیٰ پر جرأت نہیں کی۔ یعنی مسئلہ بتا کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف نسبت نہیں کی۔

۵...... امام صاحب جا رہے تھے غلطی سے ایک بچے کے پاؤں پر پاؤں آ گیا اور وہ نظر نہ آیا۔ بچہ نے کہا اے شیخ کیا تو روزِ قیامت کے بدلہ سے نہیں ڈرتا؟ تو امام صاحب پر غشی طاری ہوگئی جب افاقہ ہوا تو آپ سے کہا گیا کہ اس جملہ کا اتنا اثر؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ من جانب اللہ اس بچہ کے دل میں یہ جملہ ڈالا گیا ہے۔

۶...... فرمایا: اگر علماء، اولیاء اللہ نہیں تو پھر دنیا و آخرت میں کوئی ولی اللہ نہیں۔

۷...... ایک صاحب سے فرمایا: جب میں چل رہا ہوں، یا لوگوں سے بات کر رہا ہوں، یا سو رہا ہوں، یا آرام کر رہا ہوں تو ان اوقات میں مجھ سے دین کی بات نہ پوچھا کرو کیونکہ ان اوقات میں آدمی کے خیالات مجتمع نہیں ہوتے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی نصیحت کا سامان ہے جو چلتے پھرتے دینی مسائل پوچھنا یا بتانا شروع کر دیتے ہیں اور اس میں بعض اوقات بہت ضروری بات بیان کرنے سے رہ جاتی ہے۔

۸...... فرمایا: دین میں تفقہ حاصل کرو اور لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ خود انہیں تمہارا محتاج کر دیں گے۔

۹...... فرمایا: جب دنیا کا کوئی کام کرنا ہو تو پہلے کام پورا کرو پھر کھانا کھاؤ۔

۱۰...... فرمایا: مجھے ان لوگوں پر بہت حیرانی ہوتی ہے جو دین کے بارے میں محض اندازہ سے بات کرتے ہیں۔ تلک عشرۃ کاملۃ!

(بحوالہ: ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے دربار میں: مولفہ: حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اکبر خانؒ کی رحلت

مولانا اللہ وسایا

۶/دسمبر ۲۰۲۰ء کو جامعہ قاسم العلوم ملتان کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اکبر خانؒ انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! آپ لکی مروت کے قریب ایک قصبہ کے رہنے والے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی۔ پھر جامعہ قاسم العلوم ملتان میں تشریف لائے۔ آپ نے منتہی کتب اور دورہ حدیث شریف جامعہ قاسم العلوم سے کیا۔ فراغت کے بعد جامعہ شمس العلوم بستی مولویاں ضلع رحیم یار خان اور جامعہ باب العلوم کہروڑپکا میں بھی پڑھاتے رہے۔

اس کے بعد جامعہ قاسم العلوم اپنی مادر علمی میں پڑھانے کے لئے آپ تشریف لائے۔ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے آپ نامور شاگرد تھے اور حضرت مفتی محمودؒ اپنے شاگرد پر اعتماد اور ناز بھی فرماتے تھے۔ زہے نصیب کہ مولانا محمد اکبر خان اپنے گرامی قدر استاذ کی زیرنگرانی پڑھانے لگے۔ تمام درس نظامی کی کتب بارہا آپ نے پڑھائیں۔ آپ کا درس طلباء میں اتنا مشہور ہوا کہ ایک زمانہ آپ کی تدریس سے گونج اٹھا۔ حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی رحلت کے بعد جامعہ قاسم العلوم کے مہتمم اور شیخ الحدیث عالم ربانی حضرت مولانا فیض احمدؒ مقرر ہوئے۔ ان کے بعد حضرت مولانا محمد اکبر خانؒ شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے۔ آپ نے کئی دہائیوں تک اپنے استاذ و مربی حضرت مفتی محمودؒ کی مسند حدیث کو ایسے چمکائے رکھا کہ اس کے علم وفضل کی بہاروں میں موسم بہار کا سماں نظر آتا تھا۔ بلاشبہ سینکڑوں علماء کرام کے آپ استاذ تھے۔ اب وہ تمام آپ کے شاگردان رشید ملک کے مختلف حصوں میں دین کی تبلیغ وتعلیم وترویج واشاعت میں بلندیوں کی چوٹیوں پر سرفراز نظر آتے ہیں۔

آپ نے محلہ قدیر آباد کی ایک مسجد میں صبح کی نماز کے بعد درس قرآن مجید کا سلسلہ قائم کیا۔ ترجمہ کے کئی ختم ہوئے۔ ایک زمانہ نے آپ سے تفسیر قرآن مجید پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ آپ کے ترجمہ ودرس قرآن کی صبح کی کلاس ایسے طور پر کامیاب اور شان امتیاز کی حامل ہوئی کہ گرد ونواح کے محلوں کے پروفیسر، ٹیچر، تاجر اور عوام گروہ درگروہ اس میں شرکت کرتے۔ ہزاروں خلق خدا کو آپ نے اپنے اس مقبول عمل سے کلام اللہ سے ایسے جوڑ دیا کہ دنیا ششدر رہ گئی۔ آپ کے اس درس نے اسلاف کی روایات کو عروج بخشا اور اصلاح عقائد واعمال کی ایک نئی مثال قائم کردی۔

آپ کو حق تعالیٰ نے مقبولیت وہردل عزیزی سے نوازا تھا۔آپ کی عالمانہ شان سے علم کا وقار قائم تھا۔آپ بہت بلند پایہ محقق عالم دین، علوم نقلیہ وعقلیہ کے ماہر فن مدرس تھے۔آپ جتنے بڑے عالم دین تھے، اس سے کہیں زیادہ سادہ مزاج اور فرشتہ خصلت تھے۔آپ کے چال ڈھال سے لوگ مسنون اعمال کا عملی نمونہ حاصل کرتے۔آپ کی اٹھک بیٹھک، آپ کا ورت ورتاؤ، شان وشوکت، عظمت ووقار، چہرہ مہرہ، علمی وجاہت سب عالمانہ شان کے مظہر تھے۔آپ چلتے پھرتے اسلاف کی زندگی کا نمونہ تھے۔سلف صالحین کی روایات کو آگے بڑھانے میں آپ نے بلاشبہ ایسا روشن کردار ادا کیا کہ مدتوں اس کے تذکرے رہیں گے۔آپ معاملات کے اتنے کھرے انسان تھے کہ اپنے پرائے سبھی آپ کی خوبیوں کے مداح ومعترف تھے۔آپ نے اپنے استاذ محترم کے حکم پر نصف صدی سے زائد جامعہ قاسم العلوم کے درودیوار کے پشتیبان کا کردار ادا کیا۔آپ نے محبت ووفاء کی ایسی مثال قائم کی کہ قبلہ مفکر اسلام، اپنے استاذ گرامی کے حکم پر ایسے تشریف لائے کہ بقیہ زندگی دنیا ومافیہا کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔حتی کہ آپ کا جنازہ بھی یہاں سے اٹھا۔آپ کے جنازہ کی امامت جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا محمد اسعد صاحب ایم.این.اے نے فرمائی۔

ڈیرہ اسماعیل خان میں آپ کے نماز جنازہ کی امامت قائد جمعیت، امام انقلاب حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے کی۔آخری جنازہ آپ کے گاؤں میں لکی مروت کے قریب ہوا اور یوں آپ کو منوں مٹی کے نیچے رحمت حق کے سپرد کر دیا گیا۔اب یوم بعث پوری انسانیت کے ساتھ اٹھیں گے۔جس شان کے ساتھ جئے اسی توقع کے ساتھ رحمت حق کے سپرد ہوئے۔زہے نصیب!

آپ جمعیت علماء اسلام کے اوّل وآخر دعاگو اور بہی خواہ تھے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر کے ساتھی، اصاغر کے لئے دعاگو تھے۔آپ کیا گئے کہ تاریخ کا سنہری باب اپنے اختتام کو پہنچا۔حق تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ان کی تربت کو بقعہ نور اور نزول رحمتوں کا مہبط فرمائیں۔ آمین بحرمة النبی الکریم!

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی زرولی خانؒ کی رحلت

۷ردسمبر۲۰۲۰ء کو شیخ الحدیث حضرت مولانا زرولی خانؒ وصال فرماگئے۔انا اللہ وانا الیہ راجعون!

آپ ۱۹۵۳ء میں صوابی کے علاقہ جہانگیرہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کاکاخیل مولانا عبدالحنان فاضل دارالعلوم دیوبند سے حاصل کی۔میٹرک کی تعلیم بھی اسی علاقہ میں حاصل کی۔حضرت مولانا لطف اللہ صاحب سے پڑھتے رہے۔آپ ۱۹۷۳ء میں جامعة العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں تشریف لائے۔۱۹۷۸ء میں یہاں سے دورہ حدیث کیا۔آپ انتہائی ذہین اور بہادر عالم ربانی تھے۔حضرت مولانا

سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ سے آپ کو عشق کی حد تک محبت تھی۔ آپ نے کراچی میں جامعہ احسن العلوم کی بنیاد رکھی۔ عظیم الشان مسجد و جامعہ کا شمار ملک کے اہم اداروں میں ہوتا ہے۔

کتب جمع کرنے میں آپ کو قدرت نے خاص ذوق عنایت فرمایا تھا۔ مطالعہ، حافظہ، ذخیرہ کتب نے آپ کو بام عروج پر پہنچا دیا تھا۔ کئی نایاب کتابوں کو شائع بھی کیا۔ آپ نے سالانہ مدارس کی چھٹیوں میں دورہ تفسیر القرآن کا اہتمام کیا۔ جس میں والہانہ طور پر طلباء ملک بھر سے اس کلاس میں شریک ہوتے۔ آپ کے جمعہ کے بیان کو بھی خاصی شہرت حاصل تھی۔ آپ تمام دینی تحریکوں میں حصہ لیتے تھے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بھی غیر معمولی طور پر آپ حصہ ڈالتے۔ فقیر راقم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کے دورہ تفسیر کے طلباء کو رڈ قادیانیت پر تیاری کے لئے ان کے ہاں حاضری کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے بڑی بے باک طبیعت پائی تھی۔ نقد قائم کرنے میں شدت بھی در کر آتی تھی۔ لیکن دل کے صاف تھے۔ دوسرے کا مؤقف صحیح سمجھ آجاتا تو رائے بدلنے میں دیر نہ کرتے تھے۔ ان کی محبت وبغض محض حق تعالیٰ کے لئے تھی۔ قدرت نے آپ کو خوب عزت و وقار سے سرفراز فرمایا تھا۔ سفید اجلا لباس ان کی پہچان تھی اور لباس سے کہیں زیادہ اجلی سیرت کے حامل تھے۔ عاش سعیداً و مات سعیداً!

مولانا محمد ابوبکر صدیقؒ شجاع آبادی کی رحلت

۲۰/دسمبر ۲۰۲۰ء کو مولانا ابوبکر صدیق انتقال فرما گئے: انا للہ وانا الیہ راجعون! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے صاحبزادے مولانا ابوبکر صدیق ۱۹۷۸ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی سکول کی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ دینی تعلیم مختلف مدارس میں حاصل کرنے کے بعد دورہ حدیث شریف باب العلوم کہروڑ پکا سے کیا۔

لاہور میں پہلے مکتبہ قائم کیا، پھر والد صاحب کے حکم پر اپنے گھر واقعہ جلال پور روڈ شجاع آباد میں مدرسہ و مسجد کا اہتمام وخطبہ جمعہ سنبھال لیا۔ برادری کے معاملات، گھربار کی نگہداشت، مسجد و مدرسہ تمام کاموں سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو فارغ کر دیا۔ بہت ہی جان جوکھوں اور جہد مسلسل سے کام کو آگے بڑھایا۔ پچھلے چند دنوں سے سانس کی تکلیف ہوئی، پھیپھڑے متاثر ہوئے۔ پھر گردوں نے بغاوت کی، دیکھتے ہی دیکھتے چند دنوں میں دنیوی زندگی سے جان چھڑائی، آخرت کو چل دیئے۔ آپ بہت ملنسار، سادہ مزاج، درویش صفت، بھلے مانس عالم دین تھے۔ زندگی بھر شاید کسی سے تو تکار تک معاملہ نہ جانے دیا ہو۔

ان کے تین بیٹے، تین بیٹیاں ہیں۔ حق تعالیٰ پردہ غیب سے ان کی کفالت فرمائیں۔ خوب وجیہ اور بارعب تھے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنی رحمت کا ان سے خاص معاملہ کرم فرمائیں۔ آمین!

حافظ حبیب اللہ چیمہؒ کی رحلت

۲۱/دسمبر ۲۰۲۰ء کو حافظ حبیب اللہ چیمہ بھی راہی ملک بقاء ہو گئے۔ خانقاہ سراجیہ کندیاں کے مرشد ثانی حضرت مولانا محمد عبداللہ المعروف حضرت ثانیؒ اور مرشد ثالث حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے مسترشد، حضرت حافظ حکیم عبدالرشیدؒ حضرت الحاج جان محمدؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ حق تعالیٰ نے ان پر کرم فرمایا کہ مدینہ طیبہ کی مبارک طینت نے اپنے سینہ میں سمولیا۔ ان کے منجھلے صاحبزادہ جناب حافظ حبیب اللہ چیمہ تھے۔ حفظ و دینی تعلیم کے علاوہ طب میں بھی والد گرامی سے ادراک حاصل کیا۔ آپ جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے نائب سیکرٹری اطلاعات تھے۔ والد صاحب کی طرح اپنی دکانداری سے کام رکھا۔ قدرت کے اپنے راز ہیں، ہائی بلڈ پریشر کے مریض تھے۔ وفات کے دن اچانک خلاف مزاج واقعہ پر فشار خون نے ایسی اڑان بھری کہ شریان کو بھی لے اڑا۔ کھڑے تھے، سر پکڑا اور بیٹھ گئے۔ دوستوں نے سنبھالا تو اتنے میں عالم دنیا سے عالم آخرت کا سفر طے کر چکے تھے۔ آناً فاناً ایسے ہوا کہ کسی کے وہم وخیال میں نہ آسکا کہ کیا ہوا: ’’وبیدہ الخیر وھو علیٰ کل شیٔ قدیر‘‘ حق تعالیٰ اپنی شایان شان ان سے عفو وکرم کا معاملہ فرمائیں۔

اپنے والد گرامی کے ساتھ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں تشریف لانے کا معمول تھا جو بعد میں بھی عرصہ تک جاری رکھا۔ آپ کی وفات کی خبر جس نے جہاں سنی دم بخود ہو گیا۔ وفات کے دن عشاء کے بعد جنازہ ہوا۔ جو آپ کے مرشد اور ہمارے مخدوم حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ نے پڑھایا۔ مرحوم کے برادر اکبر مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل جناب الحاج عبداللطیف اور جملہ خاندان کے پسماندگان سے تعزیت عرض ہے۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ سب کے حامی و ناصر ہوں، انہیں صبر جمیل اور مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب ہو۔ آمین!

شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل مولا مدنیؒ کی رحلت

آپ کی پیدائش ان کے آبائی گاؤں نستہ ضلع چارسدہ میں ۱۴/مارچ ۱۹۷۱ء میں دیندار گھرانے میں ہوئی۔ ۱۹۸۰ء میں آپ کا خاندان پشاور منتقل ہوا، جہاں آپ نے بی.اے تک عصری تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد پشاور کی معروف دینی درسگاہ جامعہ اسلامیہ سرحدیہ (دارالعلوم سرحد) سے شہادۃ العالمیہ حاصل کی، اس کے بعد شعبہ طب کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ کی اشاعت کے لئے درس وتدریس کا میدان منتخب کیا۔

۱۹۹۴ء کو جامعہ فیض القرآن والسنہ کے نام سے محلہ منشی آباد بیرون یکہ توت میں کرایہ کے مکان میں ادارہ قائم کیا۔ ۲۰۰۰ء میں بالمقابل سپیریئر سائنس کالج ۲۰/مرلہ رقبہ پر مسجد و مدرسہ کی بنیاد رکھی اور اسی سے جامعہ کا فیض ہر سو پھیل گیا جس کی اب تقریباً صوبہ بھر میں ۵۰ تک شاخیں موجود ہیں۔

حضرت مولانا فضل مولاؒ کی عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ عشق ومحبت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹاؤن ون کے لئے ایک دفتر اور ایک رہائشی کمرہ غازی علم الدین شہیدؒ کے شہادت کی مناسبت سے بتاریخ ۱۰/اکتوبر۲۰۱۲ء کو حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختون خواہ کے ہاتھوں افتتاح کر کے حوالے کر دیا۔اپنے شیوخ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین سے انہیں خصوصی لگن اور محبت تھی، حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی سے بھی خصوصی لگاؤ اور محبت تھی جس کا وہ مجالس میں برملا اظہار کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ میری مسجد، مدرسہ اور میرے برخورداران کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمت کے لئے آپ جیسے بھی استعمال کرنا چاہیں یہ آپ ہی کے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ تحفظ ختم نبوت وتحفظ ناموس رسالت کی خدمت یہاں سے تاقیامت جاری رہے اور میرے بچے آپ کے دست و بازو بنے رہیں۔عقیدہ ختم نبوت کے تمام خدام و متعلقین سے بے پناہ محبت کرتے اور ان کی خدمت اپنی سعادت سمجھتے تھے۔

۲۰۰۸ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یوسی ۲۱ کے ناظم منتخب ہوئے بعدازاں مرکزی مجلس عمومی کے رکن منتخب ہوئے اور اس کے علاوہ جمیعت علماء اسلام کے صوبائی مجلس عمومی کے رکن بھی تھے۔پشاور کے جید علماء کرام میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔دینی خدمات کے ساتھ ساتھ غریب، نادار اور یتیموں کی خدمت کے لئے فلاح دارین فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جس سے اہلیان علاقہ کی طبی سہولیات پوری ہوتی ہیں، مولانا مرحوم علماء، طلباء، محبین اور دین دار لوگوں کا وسیع حلقہ رکھتے تھے مولانا کی وفات سے یقیناً اہل پشاور یتیم ہوگئے۔اپنی حیات مستعار کے آخری دن بھی بخاری شریف کا درس دیا، نماز ظہر کی امامت بھی خود کی اور نماز عصر کے لئے تیاری کرتے ہوئے وضو بنایا اور نماز سے قبل خالق حقیقی سے جا ملے۔مرحوم کے لواحقین میں والدین، تین بھائی، اہلیہ، سات بیٹے اور تین بیٹیاں بقید حیات ہیں۔بڑے مولانا حافظ ابوبکر مدنی اس سال دورہ حدیث کی تکمیل کر رہے ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی، حضرت مولانا مفتی راشد مدنی رحیم یار خان تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ان کی نماز جنازہ وفات سے اگلے روز ۳۰/دسمبر ۲۰۲۰ء کو بوقت چاشت ۱۰ بجے ادا کی گئی۔جنازہ آپ کے استاد محترم حضرت مولانا مفتی سید قمر مدظلہ نے پڑھایا۔شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری احسان اور حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے بھی شرکت کی۔(تحریر: مولانا محمد حنیف فاروقی)

غلام نبی جمعدار قادیانی کے ۸۸سوالات کے جوابات کا حصول

مولانا اللہ وسایا

۱۹۲۵ء میں اخبار الفضل قادیان کے ایڈیٹر غلام نبی جمعدار تھے۔ اس نے اہل اسلام سے اٹھاسی سوالات کئے۔ سوالات کیا تھے، دجل وفریب، کذب وافتراء، تلبیس ابلیس کا مجموعہ کہنا بھی شاید مکتفی نہ ہو۔ تاہم امت میں سے جناب بابو محمد پیر بخش لاہور کو حق تعالیٰ شانہ نے توفیق بخشی آپ نے ملعون قادیان کے نفس امّارہ غلام نبی جمعدار کو ایسے دندان شکن جواب دیئے کہ ملعون قادیان سمیت پوری قادیانی ذریت البغایا کی بوٹی، بوٹی، لوں، لوں جھلس گئی۔ ہڈیاں چیخ گئیں۔ ان کی تھوتھنی میں تارکول گرم، گرم ایسا ڈالا کہ ان کی کھوپڑیاں ابل گئیں۔ دراصل اس زمانہ میں ہر قادیانی باون گزی زبان لئے عوں عوں کرتا پھرتا تھا۔ وہ حضرات امت کے محسن ہیں، جنہوں نے اس دور میں قادیانیت کو نتھ ڈالی اور ان کے پٹھے پر ایسے سوار ہوئے کہ پوری قادیانیت چوکڑی ہی بھول گئی۔ لرزاں ترساں چوکوں چوراہوں میں خاک چاٹتے، ہانپتے، کانپتے منہ کے بل اوندھے گرے پڑے، چت لیٹے، اس دعوت نظارہ کا دوسرا نام قادیانیت رہ گیا۔ الفاظ کی تلخی کو نظر انداز کردیں۔ سوالات میں غلام نبی جمعدار قادیانی نے جس طرح قرآن وسنت وعقائد اسلامی کا مضحکہ اڑایا ہے۔ یہ الفاظ اسی بھٹی کی شدت کے باعث ہیں۔ مثلاً کہ مسیح علیہ السلام پر نزول کے وقت جو چادریں ہوں گی، وہ کس فیکٹری کی ہوں گی؟ اس وقت مسیح علیہ السلام کا واش روم کہاں ہے؟ لیکن کمال کہ بابو صاحب نے جواب میں قادیانی مغلظات کو تگنی کا ناچ یا سپند کا توے پر ایسا رقص کرایا ہے کہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

غلام نبی جمعدار ایڈیٹر الفضل قادیان کے ان ۸۸سوالات کے جوابات:

۱......	ماہنامہ تائید الاسلام لاہور نمبر۱۷	اپریل ۱۹۲۵ء	ص۱-۱۳
۲......	ماہنامہ تائید الاسلام لاہور نمبر۱۸	مئی ۱۹۲۵ء	ص۱-۱۵
۳......	ماہنامہ تائید الاسلام لاہور نمبر۱۹	جون ۱۹۲۵ء	ص۱-۱۶
۴......	ماہنامہ تائید الاسلام لاہور نمبر۲۰	جولائی ۱۹۲۵ء	ص۱-۱۵
۵......	ماہنامہ تائید الاسلام لاہور نمبر۲۱	اگست ۱۹۲۵ء	ص۱-۱۴
۶......	ماہنامہ تائید الاسلام لاہور نمبر۲۲	ستمبر ۱۹۲۵ء	ص۱-۱۳
۷......	ماہنامہ تائید الاسلام لاہور نمبر۲۳	اکتوبر ۱۹۲۵ء	ص۱-۱۴

سات قسطوں میں شائع ہوئے۔ قدرت کے کرم کے اپنے فیصلے ہیں۔ یہ جوابات اپریل تا اکتوبر ۱۹۲۵ء میں شائع ہوئے۔ آج ۲۳/دسمبر ۲۰۲۰ء ہے۔ گویا پچانوے سال بعد اس کی اشاعت ثانی کے لئے اللہ رب العزت نے توفیق بخشی بظاہر اس کی تقریب یہ ہوئی کہ فقیر راقم نے اپنے رفقاء مجلس سے استدعا کی کہ مختلف لائبریریوں میں سے تلاش کریں ردقادیانیت پر رسائل وکتب جو مجلس کی لائبریری میں موجود نہیں۔ان کے فوٹو کرا کر ارسال کریں۔ اگر کتابیں بہت زیادہ خستہ حالت میں ہوں تو اصل لے کر بھجوائیں تا کہ سکین کر کے اصل واپس کر دیں اور اگر مالکان لائبریری اصل مجلس کے لئے ہبہ یا وقف کر دیں تو نور علی نور!

عالمی مجلس کے جن رفقاء نے اس کے لئے جانثاری سے کام لیا۔ان میں عالمی مجلس گوجرانوالہ کے مبلغ مولانا محمد عارف شامی بھی ہیں۔ آپ نے متعدد لائبریریوں کا وزٹ کیا۔ ان میں سے ایک ارشد لائبریری جلال پور بھٹیاں بھی ہے۔ وہاں آج سے قریباً ایک صدی قبل قاضی غلام نبی صاحب تھے۔ان کے صاحبزادے قاضی عبدالرشید ارشد، ان کے صاحبزادے قاضی اشفاق احمد ان تینوں حضرات نے ارشد لائبریری کے نام سے کتابیں جمع کیں اور اس کو اپنے اپنے دور میں وسعت دی۔ اب مؤخر الذکر کے صاحبزادے قاضی حذیفہ اشفاق ہیں۔ گویا چوتھی نسل ان کتابوں کی حفاظت پر مامور ہے۔ مولانا محمد عارف شامی اس لائبریری سے چند رسائل وکتب اور ماہنامہ تائیدالاسلام لاہور کے مختلف شماروں کی ایک جلد تلاش کرنے میں کامران ہوئے، جو ملتان لائبریری میں نہ تھیں۔ چنانچہ قاضی حذیفہ اشفاق صاحب نے وعدہ فرمایا اور پھر ایفا بھی کیا کہ مطلوبہ فوٹو بھجوادیئے۔ان کی اس علم دوستی اور دوست پروری پر خوشی ہوئی۔ مگر تائید الاسلام کے شمارے بکھرے ہوئے ان کے صفحات کو فقیر دیکھ کر ایسا افسردہ خاطر ہوا کہ توبہ بھلی۔

برادر محترم قاضی حذیفہ صاحب نے ساتھ میں خط بھی لکھا تھا، رابطہ نمبر بھی تھا، فوٹوسٹیٹ، ڈاک کے تمام مصارف ہماری ادائیگی کی پیشکش کے باوجود انہوں نے خود ادا کئے۔ فقیر نے جرأت کر کے ان کو فون کر دیا کہ تائیدالاسلام کے فوٹو واپس آپ کو بھجوا دیتے ہیں۔ اصل تائیدالاسلام ہمیں دے دیں تو اس اصل سے استفادہ آسان ہوگا۔ آپ نے اسی ہفتے اصل فائل تائیدالاسلام کی ارسال کر دی اور فوٹو واپس منگوانے کے لئے پانچ صد روپیہ بھی بھجوایا۔ فقیر سفر پر تھا تو فون کے ذریعہ اطلاع بھی دی۔ بہت ہی فطری تعجب اور قلبی مسرت ہوئی کہ اس وقت بھی ایسے علم دوست ہیں۔ ظاہر ہے کہ دنیا اچھے حضرات سے خالی نہیں۔ فقیر واپس ملتان آیا، پوری فائل کو کھلوا کر ہر رسالہ کو علیحدہ علیحدہ کیا تا کہ عمدہ فوٹو حاصل کریں۔

اس دوران میں ''غلام نبی مرزائی جمعدار کے ۸۸ سوالات کے جوابات'' کے عنوان پر نظر پڑی۔ جب دیکھا تو اس کے تمام شمارے موجود اور تمام قسطیں ہاتھوں میں تھیں۔ قارئین! ذوق تو عطیہ خداوندی

ہے۔ قریباً ایک صدی قبل کا ایک قسط وار مضمون کتابی صورت میں اشاعت کے لئے فوٹو کرایا۔ ابھی اس کی ترتیب سے فارغ ہوا ہوں۔ اس پر خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہے؟ تو آپ کو بھی اس خوشی میں شریک کرنے کے لئے قلم لے کر بیٹھ گیا۔ اس کی تخریج، پھر کمپوزنگ، پھر محاسبہ قادیانیت میں اشاعت کے مراحل سے گزارنے کے لئے اس کو لائن پر لگا دیا ہے۔

اس موقعہ پر فقیر بے نوا کی صدائے نیاز، قارئین کے دل کے دریچوں میں داخل ہونے کا راستہ پالے تو گزارش ہوگی کہ رد قادیانیت کے رسائل وکتب سے باخبر کریں۔ انشاء اللہ! ان سے استفادہ اور دوبارہ اشاعت کے لئے وعدہ رہا کہ دریغ نہ ہوگا۔ کتاب بھی ایسے محفوظ ہو جائے گی کہ ہزاروں اس سے فائدہ حاصل کر پائیں گے۔ آپ کو اور مجھے قدرت اس کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

کسی کو ’’سیدی‘‘ اور ’’سیدنا‘‘ کہنا

۱…… سعید ابن میسبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ کے پاس ہم بیٹھے تھے کہ حضرت حسنؓ ابن علیؓ ابن ابی طالب تشریف لائے اور ہمیں سلام کیا اور ہم نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ حضرت ابوہریرہؓ کو معلوم نہ ہوا کہ یہ کون ہیں؟ جب حضرت حسنؓ واپس جانے لگے تو ہم نے حضرت ابوہریرہؓ سے عرض کیا کہ یہ حسن بن علیؓ تھے۔ جنہوں نے ہمیں سلام کیا ہے۔ تو حضرت ابوہریرہؓ اٹھے اور انہیں معانقہ کیا اور فرمایا ’’یا سیدی‘‘ تو ہم نے ان سے کہا کہ آپ انہیں ’’یا سیدی‘‘ کہتے ہیں؟ تو حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ’’انہ لسیدٌ‘‘ کہ یہ سید ہے۔

۲…… رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ ارشاد فرمایا تو حضرت حسن ابن علیؓ آکر آپ کے ساتھ ممبر پر چڑھ گئے۔ آپ نے ان کو سینے سے لگایا اور بوسہ دیا اور فرمایا ’’ان ابنی ھذا سید لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین من المسلمین عظیمتین‘ ‘میرا یہ بیٹا سید ہے۔ شاید اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرا دے۔ چنانچہ آپؓ حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں خلافت سے دست بردار ہو کر اس حدیث کا مصداق ٹھہرے۔ حضرت حسن مجتبیٰؓ سے متعلق اس قسم کی کئی احادیث امام نسائیؒ نے عمل الیوم واللیۃ میں ذکر کی ہیں۔ ان دونوں روایتوں میں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے رحمت عالم ﷺ کے اس ارشاد گرامی کی وجہ سے انہیں سید فرمایا اور ان کی اولاد سید کہلاتی ہے۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

محاسبہ قادیانیت جلد۱۲ کا مقدمہ

مولانا اللہ وسایا

الحمد للہ وکفی وسلام علیٰ سید الرسل وخاتم الانبیاء. اما بعد!

قارئین! عرصہ تک دوسرے کاموں میں قدرت نے مصروف رکھا۔ اب قدرے وہاں سے فراغت ہوئی تو ''محاسبہ قادیانیت کی جلد نمبر۱۲'' پیش خدمت کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اس جلد میں:

۱...... ''خلاف بیانی جماعت قادیانی'' حضرت سید فتح علی شاہ صاحب شاہ پور کی مرتب کردہ ہے۔ ۱۰راگست ۱۸۹۹ء کو الحکم قادیان میں قادیانی جماعت کے دوسرے نفس امارہ حکیم نوردین بھیروی کا ایک طویل مکتوب سید فتح علی شاہ کی بابت شائع ہوا جو سراپا ''کذب محض'' تھا۔ تلبیس ابلیس اور سراپا جھوٹ ومکر پر مبنی خط کا جواب سید فتح علی شاہ خان بہادر ڈپٹی کلکٹر نے تحریر کیا۔ یہ ایک سو بیس سال پہلے کا مرتب کردہ رسالہ ہے جو قارئین کی معلومات میں ہزاروں اضافوں کا باعث ہوگا۔ لاکھوں، کروڑوں بار حمد وتقدیس حق تعالیٰ کی ہم پر واجب ہے جس نے خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کی پاسداری کے صدقہ میں اتنی قدیم قیمتی اور وقیع دستاویز، امت تک دوبارہ پہنچانے کی توفیق سے سرفراز فرمایا۔ فالحمد للہ!

پہلے یہ مطبع صدیقی لاہور سے جناب سردار سید امیر علی شاہ صاحب رسالدار میجر آرڈر آف میرٹ درباری لاٹ صاحب بہادر ہند کی فرمائش پر شائع ہوئی تھی۔ پہلا سن طباعت ۱۸۹۹ء تھا۔

۲...... ''نمک حراموں کے کارنامے اور اسلامیان پاکستان کا متفقہ مطالبہ'' یہ جناب میر غلام نبی ناسک کا مرتبہ ہے جس پر منجانب انجمن خدام الاسلام مری روڈ راولپنڈی اور شائع کردہ شعبہ نشر واشاعت تحفظ ختم نبوت پنڈ دادنخان ضلع جہلم درج ہے۔ ثنائی پریس سرگودھا سے شائع ہوا۔ تاریخ اشاعت درج نہیں ہے۔ ۱۹۵۳ء سے قبل کا لگتا ہے۔

جناب میر غلام نبی ناسک کے تین رسائل (۱) خضری مشن اور مسئلہ ختم نبوت، (۲) مرزائیت کے ناپاک ارادے، حکومت پاکستان اور مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ، (۳) ''بھیڑ نما بھیڑیے'' احتساب قادیانیت جلد نمبر۵۳ ص۱۸۷ تا ۲۲۴ پر پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ یہ (۴) رسالہ ہذا اب میسر آیا ہے جو اس جلد میں شامل اشاعت ہے۔

۳...... ''مرزا جی دے جھوٹ'' یہ حضرت مولانا بشیر احمد پسروری کا مرتب کردہ ہے۔ آپ جامع مسجد شاہی پسرور کے خطیب اور شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے خلیفہ مجاز تھے۔ خوب متحرک، جرأت

مند و بہادر عالم ربانی تھے۔ آپ نے اس رسالہ میں ملعون قادیان کے بیس جھوٹ جمع کر کے قادیانیوں کو غور کی دعوت دی ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ قریباً پون صدی بعد ہم اسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ **الحمد للہ اوّلاً و آخراً!**

۴...... ''حفظ ایمان، مرزائیوں کی خطرناک سازشوں کا فوری جواب'' یہ دارالعلوم معین الاسلام رضویہ بلاک نمبر۲ ۳۲ سرگودھا کے حضرات کا مرتب کردہ ہے۔ قادیانی رسالہ ''ایک حرف ناصحانہ'' کا یہ جواب ہے۔ ۱۹۸۴ء میں شائع ہوا۔ مرتب کا نام موجود نہیں۔

۵...... ''مرزا قادیانی کا اقرار کہ میں جھوٹا ہوں'' یہ رسالہ حافظ محمد ثاقب گوجرانوالہ کا مرتب کردہ ہے۔ عالمی مجلس گوجرانوالہ نے شائع کیا تھا۔ حافظ صاحب مرحوم کے دو رسالے (۱) قادیانیت کا اصل چہرہ، (۲) پنجابی نبی کے کارنامہ محاسبہ قادیانیت جلد پنجم ص ۲۵۳ تا ۲۶۰ میں شائع شدہ ہیں۔ یہ رسالہ اب دستیاب ہوا جو شامل اشاعت ہے۔

۶...... مولانا سید محمود احمد رضوی جو تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل تھے۔ آپ نے رسالہ ''قادیانی سازشیں'' تحریر کیا جو اس میں شامل ہے۔ مارچ ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا۔

۷...... حضرت مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم کا رسالہ جس کا نام ہے: ''**ضرب النعال علی وجہ الدجال**'' یہ ۷؍جنوری ۱۸۹۷ء کا رسالہ ہے۔

یاد رہے کہ حضرت مولانا عبدالحق غزنوی امت مسلمہ میں سے وہ مرد حق ہیں جن کا ملعون قادیان سے ۲۷؍مئی ۱۸۹۳ء کو عیدگاہ امرتسر میں دو بدو مباہلہ ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ مولانا عبدالحق غزنوی کو کچھ نہ ہوا، تو مرزا قادیانی کے مریدوں نے مرزا سے دریافت کیا کہ حضرت! اہل اللہ کے مخالف تو ان کی بددعا سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ سے مباہلہ کے باوجود عبدالحق غزنوی کا بال تک بیکا نہیں ہوا؟ تو اس کے جواب میں مرزا قادیانی نے کتاب انجام آتھم میں جو ۲۳؍جنوری ۱۸۹۷ء کو شائع کی، یہ عذر لنگ پیش کیا کہ: ''مباہلہ دراصل میری درخواست سے نہیں تھا اور نہ میرا اس میں یہ مدعا تھا کہ عبدالحق پر بددعا کروں اور نہ میں نے بعد مباہلہ کبھی اس بات کی طرف توجہ کی۔ اس بات کو اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے کبھی عبدالحق پر بددعا نہیں کی اور اپنے دل کے جوش کو ہرگز اس طرف توجہ نہیں دیا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱، خزائن ج۱۱ ص۳۰۵)

لیکن اس تحریر کے ساڑھے پانچ سال بعد قادیانی صاحب نے کتاب نزول المسیح میں جو ۲۰؍اگست ۱۹۰۲ء کو شائع کی، یہ لکھ کر اپنے بیان کی تردید کر دی کہ: ''صدہا مخالف مولویوں کو مباہلہ کے لئے بلایا گیا تھا،

جن میں سے عبدالحق غزنوی میدان میں نکلا اور مباہلہ کیا۔'' (نزول المسیح ص۱۹۴، خزائن ج۱۸ص۵۷۲)

مئی ۱۸۹۳ء میں مباہلہ ہوا۔ ایک سال تک مولانا عبدالحق صاحب کو کچھ نہ ہوا تو آپ نے ایک اشتہار شائع کیا جس کا عنوان تھا: ''اثر مباہلہ عبدالحق غزنوی بر غلام احمد قادیانی'' (شائع شدہ محاسبہ قادیانیت ج۷ ص۲۳۵) اس اشتہار میں مولوی عبدالحق نے قادیانی ملعون کی ناکامی اور رسوائی کو اپنے مباہلہ کا نتیجہ قرار دیا اور قادیانی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا کہ: ''آپ جو فرماتے تھے کہ مباہلہ کے بعد جو باطل پر ہوگا وہ ذلیل وروسیاہ ہوگا۔ اب بتایئے کہ ہم دونوں میں سے باطل پر کون ہے اور ذلیل وروسیاہ کون ہوا ہے؟ آپ نے مولوی عبدالجبار صاحب امرتسری کو لکھا تھا کہ میں اپنے الہام پر ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسے کتاب اللہ پر۔ مرگ آتھم کی پیشین گوئی کے جھوٹا نکلنے پر بھی تمہیں اپنے الہام پر وہی ایمان ہے یا کچھ فرق آ گیا؟ پنڈتوں، جوتشیوں اور برہمنوں کی بھی کوئی نہ کوئی پیشین گوئی صحیح نکل آتی ہے۔ لیکن آپ کو اپنی پیشین گوئیوں میں ہمیشہ ذلت ونامرادی کی بھیانک صورت دیکھنی نصیب ہوتی ہے۔ پیشین گوئی کی میعاد گزر چکی، آتھم اب پہلے سے زیادہ قوی، تندرست اور صحیح المزاج ہے۔ تمہاری یہ ذلت ورسوائی مباہلہ کا اثر نہیں تو اور کیا ہے؟''

اس کے بعد مولوی صاحب نے لکھا: ''اب میں مسلمانوں کو عموماً اور مرزائیوں کو خصوصاً قسم دیتا ہوں کہ میرے اور مرزا کے حال کو دیکھ کر خود ہی اندازہ کرلو کہ مباہلہ کو پندرہ مہینے گزر گئے۔ اب میرے اوپر مباہلہ کی تاثیر پڑی یا مرزا پر؟ میں ہمیشہ بیمار رہتا تھا۔ اب کے سال اللہ کے فضل سے میرے بدن پر پھوڑا پھنسی تک نہیں نکلا اور وہ باطنی نعمتیں اللہ عزوجل نے اس عاجز کو عطاء کی ہیں، جو نہ بیان کرسکتا ہوں اور نہ مناسب جانتا ہوں کہ ان کا اظہار کروں اور مرزا کا حال تو ظاہر ہے اور اس کے مریدوں کا یہ حال ہے کہ اسماعیل ساکن جنڈیالہ بانی مبانی مباحثہ امرتسر، جس نے مرزا کو مباحثہ کے واسطے منتخب کیا تھا اور یوسف خاں سرحدی جو مدت سے مرزا کا مرید تھا اور محمد سعید خالہ زاد بھائی مرزا کی بی بی کا، یہ سب عیسائی ہوگئے۔ پیر کا یہ حال اور مریدوں کا یہ، کہ دین ودنیا کی رسوائی وذلت ان پر آپڑی۔''

یہ اشتہار مطبع صدیقی لاہور میں چھپا تھا اور اس پر ۱۴؍ربیع الثانی ۱۳۱۲ھ کی تاریخ تھی۔ بہرحال اس مباہلہ کے بعد دوسرے بے شمار مصائب کے علاوہ قادیانی صاحب کا ایک نو سالہ لڑکا مبارک احمد مرگیا۔ اس کے بعد الہامی صاحب خود بھی مولوی عبدالحق کی زندگی میں طعمہ اجل ہوکر ان کے برسرحق ہونے کی عملی تصدیق کر گئے۔ کیونکہ الہامی صاحب نے خود لکھا تھا کہ: ''مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو، وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوجاتا ہے۔'' (اخبار الحکم قادیان مؤرخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۷ء ص۹، ملفوظات ج۹ص۴۴۰)

یاد رہے کہ قادیانی ملعون ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کو بمقام لاہور مرض ہیضہ میں گرفتار ہوکر مولوی عبدالحق مرحوم کی زندگی میں گیارہ گھنٹہ کے اندر چل بسے تھے اور مولانا عبدالحق صاحب اپنے حریف کے نذر اجل

ہونے کے بعد نو سال تک نہایت خوشگوار اور پر عافیت زندگی بسر کر کے ۱۶ر مئی ۱۹۱۷ء کو رہگزر عالم آخرت ہوئے۔ **والحمد للہ علیٰ ذالک!**

ہمارے مخدوم گرامی حضرت مولانا عبدالحق صاحب نے ملعون قادیان کے خلاف ایک اور رسالہ لکھا: ''**ضرب النعال علی وجه الدجال**'' ہماری اس وقت کی خوشیوں کی انتہاء کو اللہ رب العزت ہی بہتر جانتے ہیں کہ اس رسالہ کے شامل اشاعت کرنے سے کتنی خوشی ہو رہی ہے۔ حق تعالیٰ اس کے صدقے بقیہ زندگی، پھر قبر و محشر میں بھی خوشیاں ہی نصیب فرمائیں اور غموں سے محفوظ رکھیں۔ **وما ذالک اللہ بعزیز. آمین بجلالک یا کریم، وبحرمة النبی الخاتم النّبیین!**

۸...... ''اشتہار واجب الاظہار'' ملعون قادیان نے لاہور کی ایک دعوت میں اپنے دعویٰ نبوت سے انکار کیا۔ مولانا عبدالحق صاحب غزنوی نے ملعون قادیان کے اس کذب و دجل کا اس اشتہار میں جواب دیا ہے۔

۹...... ''مرزا کیدیانی اور اس کے الہام شیطانی'' یہ رسالہ مولانا امام الدین لاہوری کا مارچ ۱۸۹۷ء کا شائع شدہ ہے۔ گویا آج ۲۰۲۰ء میں ایک سو چوبیس سال پہلے کا ہے۔ ملعون قادیان کو جن لوگوں نے ابتداء میں ہی ڈانگ کی نوک پر رکھا۔ جہاں مرزا قادیانی اسلام کی کھیتی کو برباد کرنا چاہتا وہ حضرات اس کی پشت پر ڈانگ برساتے، ان کے ٹخنوں، گھٹنوں پر کوڑے برساتے، جیسے علماء لدھیانہ، مولانا غلام دستگیر قصوری، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا ابوالحسن تبتی، جعفر زٹلی، مولانا سعد اللہ لدھیانوی، ان علماء میں ایک مولانا امام الدین لاہوری بھی تھے جو لاہور کے محلہ گیلانی سیداں میں رہتے تھے۔ آپ نے تینتیس سوالات پر مشتمل رسالہ مرزا قادیانی کے خلاف مرتب کیا۔ ان میں سے دو سوالات پر مشتمل یہ رسالہ ہے جس کا نام: ''مرزا کیدیانی اور اس کے الہام شیطانی'' ہے۔ اس کے حوالہ کے لئے ''ضمیمہ درہ اسلام'' کا نام درج ہے۔ یہ تینتیس سوالات کا پمفلٹ شائع ہوا یا نہیں۔ فقیر اس بارہ میں لاعلم ہے اور **لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلام الغیوب!** پر عمل پیرا ہے۔ حق تعالیٰ پردہ غیب سے ''درہ اسلام'' اور اس کا ضمیمہ مہیا فرمادیں تو اس کی شان و قدرت سے بعید نہیں۔ اس وقت کی تو یہ صورتحال ہے۔ بعد میں **لعل اللہ یحدث بعد ذالک امراً!** ہو جائے تو کیا بعید ہے۔

سوا صدی بعد اس رسالہ کی اشاعت اور رسالہ بھی اس شخصیت کا جو ملعون قادیان کو اس کے دعویٰ ملعونہ کے بعد ہانکنا شروع ہوا اور قادیان کے ڈھاب و مرگھٹ میں پہنچا کر دم لیا۔ ایسے مقدس نفوس، رب محمد ﷺ کی قسم! ہمارے مخادیم تھے اور ہم ان کے حدی خواں۔ لیجئے صاحب! اس پر اکتفاء کرتے ہیں۔

۱۰...... ''نیزۂ امام بر سینہ غلام'' یہ رسالہ بھی حضرت مولانا امام الدین لاہوری کا مرتب کردہ ہے۔ اس میں امام سے مراد مولانا امام الدین اور غلام سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ حضرت مولانا غلام دستگیر نے

۲۰ رشعبان ۱۳۱۴ھ مطابق ۲۴ رجنوری ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں مرزا قادیانی کو ۲۹ رجنوری ۱۸۹۷ء مطابق ۲۵ رشعبان ۱۳۱۴ھ کو مباہلہ کے لئے دعوت دی۔ ملعون قادیانی نے ۲۴ رجنوری/ ۲۰ رشعبان کو ہی ایک اشتہار بنام ''مولوی غلام دستگیر صاحب کے اشتہار کا جواب'' شائع کیا جو مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۲۹۶ تا ۲۹۹ پر موجود ہے۔

ملعون قادیان کے اس اشتہار کا جواب ''نیزہ امام بر سینہ غلام'' ہے جو حضرت مولانا امام الدین لاہوری نے تحریر فرمایا۔ جسے اب اس جلد میں ہم شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ حق تعالیٰ قیامت کو ہمیں ان مقدس حضرات کے غلاموں کے زمرہ میں شامل فرمائیں جنہوں نے اوّلاً مرزا قادیانی کے احتساب ومحاسبہ کا شکنجہ کسے رکھا۔ **اللّٰھم اجعلنا معھم برحمتک یا ارحم الراحمین.** آمین!

۱۱...... ''**القواطع الرحمانیه لافتراء الفرقة القادیانیة**'' سندھ میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے فیض کو عام کرنے والے ایک بزرگ تھے جن کا اسم گرامی پیر محمد راشد عرف روضہ دھنی تھا۔ پیر سید محمد راشد کے والد گرامی کا نام سید محمد بقاء تھا۔ سید محمد بقاء سید عبدالقادر گیلانی خامس کے خلیفہ تھے جن کا مزار پیر کوٹ سدھانہ ضلع جھنگ میں ہے۔ یہ سلسلہ حلب سے اوچ شریف آیا تھا۔ سید محمد راشد کے دو صاحبزادے تھے۔ سید صبغۃ اللہ اور سید محمد یٰسین۔ دونوں اپنے والد گرامی کے خلیفہ تھے۔

سید صبغۃ اللہ کے حصہ میں والد گرامی کی دستار آئی جسے سندھی اور سرائیکی میں ''پگ'' کہتے ہیں۔ ان کا خیر پور میرس کے قریب اب مرکز اور گدی ہے۔ اس گدی کے جانشین کو ''پیر پگاڑا'' کہتے ہیں۔ پیر محمد راشد کے دوسرے صاحبزادہ سید محمد یٰسین صاحب کے حصہ میں علم آیا جسے سندھی میں جھنڈا کہتے ہیں۔ اس لئے یہ گدی ''پیر جھنڈا'' کے نام سے مشہور ہوئی۔

پیرا جھنڈا کی لائبریری ہندوستان کی معروف لائبریریوں میں سے ہے۔ یہاں پر حضرت مولانا عبیداللہ سندھی مقیم رہے۔ ۱۹۴۴ء کے اوائل میں ابوالحسن علی ندوی ان کو ملنے کے لئے تشریف لائے۔ فقیر راقم (اللہ وسایا) نے پیر جھنڈا لائبریری کی حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن ٹنڈو آدم کے ہمراہ زیارت کی ہے۔

سید محمد راشد عرف روضہ دھنی کے تیسرے خلیفہ حضرت پیر محمد حسن ''سوئی شریف'' والے تھے۔ ان کے خلیفہ حضرت حافظ محمد صدیق ''بھر چونڈھی شریف'' ضلع گھوٹکی تھے جن کے حضرت مولانا سید تاج محمود امروٹی اور حضرت میاں خلیفہ غلام محمد دین پوری خلیفہ تھے۔ ان دونوں کے خلیفہ حضرت مولانا احمد علی لاہوری تھے۔ (یہ تفصیلات پرانے چراغ جلد اوّل ص ۱۴۶ سے ۱۵۰ تک مرتبہ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی سے اختصاراً لی ہیں)

پیر سید محمد راشد عرف حضرت روضہ دھنی کی گدی کی شاخ خانقاہ پیر جھنڈا کے تیسرے خلیفہ اور پوتے پیر

سید رشید الدین عرف ''بیعت دھنی'' پر قادیانیوں نے یہ الزام لگایا کہ انہوں نے مرزا قادیانی کی تائید کی ہے۔ ملعونان قادیان نے جس طرح حضرت خواجہ غلام فرید پر الزام لگایا تھا۔ ان پر بھی قادیانیوں نے الزام لگایا۔

پیر رشید الدین بیعت دھنی کے صاحبزادے سید رشد اللہ شاہ عرف ''خلافت دھنی'' تھے۔ سید رشد اللہ صاحب کے صاحبزادے سید احسان اللہ تھے۔ پیر رشید الدین عرف بیعت دھنی کے پوتے سید احسان اللہ ''صاحب لواء الخامس'' نے جنوری ۱۹۳۵ء مطابق شوال ۱۳۵۴ھ کے شمارہ رسالہ التوحید میں مضمون شائع کرایا کہ ہمارے جد بزرگوار پیر رشید الدین عرف ''بیعت دھنی'' پر قادیانیوں نے یہ جھوٹا الزام لگایا ہے اور پھر دلائل وقرائن سے اس کی تردید کی۔ بیس سال بعد قادیانیوں نے اپنے جھوٹ کو دوبارہ مشتہر کیا تو اب کے سید احسان اللہ صاحب لواء الخامس کے صاحبزادہ سید محب اللہ شاہ صاحب نے ''القواطع الرحمانیہ لافتراء الفرقۃ القادیانیہ'' نامی رسالہ میں ملعونان قادیان کے الزام کو تار تار کیا۔ آپ نے اس رسالہ کے آخر میں اپنے والد گرامی کے مضمون شائع شدہ رسالہ التوحید کو بھی ساتھ شائع کر دیا۔ یہ رسالہ القواطع اکتوبر ۱۹۵۴ء میں لکھا گیا۔ یہ رسالہ سندھی میں تھا۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فاضل مولانا عبدالباسط گھوٹو جو ہمارے مخدوم شیخ الحدیث مولانا عبدالحئی گھوٹو کے نواسے ہیں، نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا جو پیش خدمت ہے۔ یہ ترجمہ ۱۸ر دسمبر ۲۰۱۷ء کو مکمل کیا۔ غرض ۱۹۳۵ء سے ۱۹۵۴ء کی قادیانی کذب بیانی نے جو طومار قائم کئے اور اس کی تردید کے لئے امت نے جو سفر کئے۔ اس کی بازگشت کا حصہ یہ رسالہ ہے۔

مرزا قادیانی نے ضمیمہ انجام آتھم (ص۶۰) پر پیر صاحب کا ایک خط شائع کیا۔ عبداللہ عرب اور پیر صاحب کے خلیفہ عبداللطیف کا حوالہ دیا کہ وہ یہ خط لائے تھے۔ عبداللہ عرب تو مرزا قادیانی کا ایجنٹ تھا۔ (جیسا کہ مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب نے صراحت کی ہے) خدا غارت کرے ملعون کذابوں کو، مرزا قادیانی نے عبداللطیف کو پیر رشید الدین کا خلیفہ لکھا۔ لیکن ڈاکٹر بشارت لاہوری مرزائی نے مجدد اعظم (جلد اوّل ص۴۶۶) پر عبداللطیف کو پیر صاحب کا خلیفہ اور بیٹا لکھ دیا ہے۔ حالانکہ پیر راشد الدین صاحب کے کسی بیٹے کا نام عبداللطیف نہیں تھا۔ ملعون قادیان کے جھوٹے دعویٰ نبوت کی طرح یہ بھی جھوٹ ہے کہ عبداللطیف پیر صاحب کے خلیفہ یا بیٹے تھے۔ پیر صاحب کے پانچ بیٹے تھے۔ اس رسالہ القواطع میں پانچوں بیٹوں کے متعلق تفصیل خود مرحوم کے پوتے نے لکھ دی ہے اور عبداللطیف صاحب سے انہوں نے اظہار برأت کیا ہے۔ ان تفصیلات کے بعد اب آپ رسالہ کو پڑھیں۔

یاد رہے کہ حضرت مولانا پیر محب اللہ راشدی ''صاحب العلم السادس'' پیر جھنڈا نیو سعید آباد ہالہ ضلع حیدرآباد کا ایک اور رسالہ ''کیا حضرت عیسیٰ کے والد تھے'' بھی رد قادیانیت پر ہے۔ جسے ہم احتساب قادیانیت جلد ۴۶ ص ۵۵۱ تا ۵۸۴ پر شائع کر چکے ہیں۔

۱۲...... ’’قادیانی ترجمہ قرآن مجید کی تاویلات باطلہ کا مجموعہ حصہ اوّل‘‘ یہ کتاب نومبر ۱۹۱۶ء میں مرتب ہوئی تھی۔اس کے مؤلف ماسٹر غلام حیدر صاحب ہیں۔

یاد رہے کہ احتساب قادیانیت جلد ۲۷ ص ۳۳۱ سے ص ۵۰۲ تک جناب ماسٹر غلام حیدر کی تین کتب (۱)’’عشرہ کاملہ‘‘ قادیانی عقائد کو دس اصولوں پر پرکھا گیا۔(۲)’’کشف الاسرار‘‘ محمد علی لاہوری کے ترجمہ قرآن انگریزی پر گرفت کی ہے۔(۳)’’کشف الحقائق‘‘ جس میں محمد علی لاہوری کے بخاری شریف کے ترجمہ کی اغلاط کی نشان دہی کی ہے۔اس وقت تک یہ چوتھی کتاب ہمیں دستیاب نہ تھی۔حق تعالیٰ نے ایک صدی قبل کی کتاب کو مہیا کر دیا اور اب اس کے شائع کرنے کی بھی توفیق عنایت فرمائی۔ والحمد ﷲ!

۱۳...... ’’حرز حقانی از حربہ قادیانی‘‘ یہ ماہ ستمبر ۱۹۲۰ء کی تصنیف ہے جو منشی قربان علی کے شاہجہانی پریس دہلی سے شائع ہوئی تھی۔

ایک قادیانی احمد حسین فرید آبادی نے ’’حربہ احمدیہ‘‘ کے نام سے پمفلٹ شائع کیا جس میں پچپن سوالات اہل اسلام سے کئے جس کے جواب میں مولانا عبدالمجید خان قصوری نے یہ کتاب تحریر کر کے ضمیمہ میں پچپن سوالات قادیانیوں سے کئے جن کا جواب قادیانیوں کے ذمہ قرض ہے۔

مولانا عبدالمجید خان حضرت پیر طریقت مولانا سید پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری کے خلیفہ مجاز تھے اور یہ دونوں حضرات قادیانیت کے خلاف برسرپیکار رہے۔اس لئے فقیر کے وہ اتنے قابل احترام تھے کہ ان کے خاکپائے کو سرمہ بنانا فقیر اپنی سعادت سمجھتا ہے۔

۱۴...... ’’شیزان کمپنی کی مصنوعات کے متعلق دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ‘‘ حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری کو ہانگ کانگ کے جناب فیصل شہزاد نے ایک استفتاء ارسال کیا کہ شیزان قادیانیوں کی کمپنی ہے؟ اس کی مصنوعات کا استعمال مسلمانوں کے لئے شرعاً جائز ہے یا نہ۔ آپ نے یہ استفتاء دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء کو بھیج دیا۔انہوں نے فتویٰ دیا کہ شیزان کمپنی قادیانیوں کی ہے۔اس کی مصنوعات سے حاصل شدہ رقم قادیانیت کی ترویج اور اسلام کے خلاف استعمال ہوتی ہے۔اس لئے مسلمان کسی بھی حالت میں اس کو استعمال نہ کریں۔

۱۵...... ’’فتنہ قادیانیت اور اسلامی اصطلاحات‘‘ مجلس تحفظ ختم نبوت ہند کے نائب ناظم، دارالعلوم دیوبند میں تخصص ختم نبوت کے نگران اور تراث الاسلامی دیوبند کے رئیس حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری مدظلہ نے یہ رسالہ مرتب فرمایا۔قادیانی گروہ اسلامی اصطلاحات کا استعمال کر کے اپنے کفر کو اسلام کے پردہ میں چھپانے کا دجل کرتا ہے۔ان کے اس ملعون فعل کی شرعی حیثیت سے متعلق دارالعلوم دیوبند سے فتویٰ حاصل کرنے کے لئے پہلے آپ نے پوری تفصیل اس رسالہ میں قلمبند کی کہ قادیانی اسلامی اصطلاحات استعمال کر کے کیا حاصل

کرنا چاہتے۔ ان کا ایسا کرنا شرعاً کیسا ہے؟ ان کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روکنے کے لئے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ مسلمان قادیانیوں کے متعلق اپنی گفتگو تحریر وتقریر میں ان کے لئے اسلامی اصطلاحات کی بجائے کیا متبادل اصطلاح استعمال کریں۔ آپ کے اس تمام رسالہ کی دارالعلوم نے اپنے فتویٰ میں مکمل تائید کی اور خود بھی فتویٰ جاری کیا کہ قادیانی نہ خود شرعاً اسلامی اصطلاح کر سکتے ہیں، نہ مسلمانوں کو ان کے متعلق یہ اصطلاحات استعمال کرنی چاہیں۔ اس کی تمام تفصیل اس رسالہ میں موجود ہے۔

۱۶...... ''خطبہ استقبالیہ مباہلہ کانفرنس امرتسر'' ۱۹، ۲۰/اکتوبر ۱۹۳۱ء کو امرتسر میں مباہلہ کانفرنس ہوئی۔ کانفرنس کے استقبالیہ کے صدر حضرت مولانا محمد بہاء الحق قاسمی تھے۔ آپ نے کانفرنس کے موقع پر خطبہ استقبالیہ پڑھا جس میں مرزا محمود ملعون قادیانی کے قادیان میں مسلمانوں پر مظالم کے حقائق سے شرکاء کانفرنس کو مطلع کیا گیا۔

۱۷...... ''دعوت نامہ عالمی اجلاس تحفظ ختم نبوت'' ۱۹، ۳۰، ۳۱/اکتوبر ۱۹۸۶ء کو دارالعلوم دیوبند میں عالمی اجلاس تحفظ ختم نبوت منعقد ہوا۔ اس کے لئے دارالعلوم دیوبند کے مہتمم، صدر المدرسین اور اراکین مجلس شوریٰ کی طرف سے مہمانوں کو جو دعوت نامہ ارسال کیا گیا۔ وہ شریک اشاعت ہے۔

۱۸...... ''دعوت نامہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس دہلی'' اردو پارک جامع مسجد شاہجہانی پارک دہلی میں ۱۴/جون ۱۹۹۷ء کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کا دعوت نامہ شریک اشاعت ہے۔

۱۹...... ''خطبہ استقبالیہ سہ روزہ تربیتی کیمپ وتحفظ ختم نبوت کانفرنس ضلع پول بہار'' ہے۔ ۱۹، ۲۰، ۳۰/نومبر ۲۰۰۸ء کو مدھوی پرتاب نگر ضلع پول بہار جامعۃ القاسم دارالعلوم اسلامیہ میں سہ روزہ تربیتی کیمپ اور ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کے مہتمم مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا جو شریک اشاعت ہے۔

۲۰...... ''صاعقہ آسمانی برنشان قادیانی'' جو شیخ فرید الحسن حنفی کا مرتب کردہ ہے۔ آپ نے مہول ضلع مونگیر سے اسے ۱۹/جولائی ۱۹۱۲ء میں اسے شائع کیا۔ اب ۲۰۲۰ء میں اس کی ایک سو آٹھ سال بعد اشاعت باعث انعام الٰہی ہے۔

۲۱...... حضرت مولانا عبدالرحمٰن قادری مجددی عظیم آبادی کا مرتب کردہ رسالہ کا نام: ''نمک سلیمانی برزخم قادیانی'' ہے۔ اپریل ۱۹۱۲ء میں مولانا ثناء اللہ امرتسری سے ملعون قادیان کے چیلے قاسم علی مرزائی نے لدھیانہ کے ایک مناظرہ میں شکست کھائی اور تین سو روپیہ مناظرہ ہارنے کا جرمانہ قادیانی نے ادا کیا اس پر مولانا عبدالرحمٰن نے اپنے تأثرات قلمبند کئے۔

۲۲...... ''مرزائیوں پر منظوری مباہلہ کا اثر'' جناب جوہر علی صندل پوری کا ہے۔ قادیانیوں نے مباہلہ کا

چیلنج دیا۔ مؤلف نے ۲؍جون ۱۹۱۱ء کو چیلنج قبول کرنے کا جواب شائع کر دیا۔ قادیانی گروہ کو سانپ سونگھ گیا۔ آپ نے پھر یہ دو صفحاتی پمفلٹ ۱۱؍جون ۱۹۱۱ء کو شائع کر کے قادیانیوں کو غیرت کی پڑیا کے طور پر پیش کیا۔ لیکن غیرت اور قادیانیت کی باہمی دشمنی پر دنیا گواہ ہے۔ تفصیل اس میں ہے۔

۲۳...... ’’القول فصیح تحقیق المھدی والمسیح ‘‘ یہ رسالہ بابو محمد اسحاق امرتسری کا تالیف کردہ ہے۔ جو مارچ ۱۹۳۵ء میں منیجر کتب خانہ چولوہگڑھ امرتسر نے شائع کیا تھا۔ آج ۲۰۲۰ء میں اسے شائع ہوئے پچاسی سال بیت گئے۔ اللہ رب العزت کا لاکھوں لاکھ احسان ہے کہ اتنے طویل عرصہ بعد دوبارہ مجلس تحفظ ختم نبوت کو شائع کرنے کی توفیق سے سرفراز فرمایا۔

جناب مولانا بابو محمد اسحاق امرتسری صاحب کے تین رسالے (۱)اباطیل مرزا، (۲) حالات مرزا، (۳) بطلان مرزا، یہ پہلے احتساب جلد۳۷ ص ۷۷ سے ص ۲۳۸ فروری ۲۰۱۱ء میں شائع ہو گئے ہیں۔ والحمدللہ تعالیٰ حمداً کثیراً! اب اس رسالہ کی اشاعت سے بھی فارغ ہو گئے۔

۲۴...... ’’مرزائیوں سے خیرخواہانہ گزارش اور مسیح قادیان کی حالت کا بیان‘‘ جو حضرت الامام مولانا ابواحمد رحمانی مولانا سید محمد علی مونگیری کا ہے جو آپ نے رجب ۱۳۳۵ھ میں مرتب فرمایا۔ اب ۱۴۴۲ھ میں گویا ایک سو سات سال بعد اس کتاب میں اس رسالہ کی اشاعت ہمارے لئے لاکھوں سعادتوں اور کروڑوں اعزازات کا باعث ہے۔ سید محمد علی مونگیری کے بقیہ رسائل احتساب قادیانیت جلد۵ اور جلد۷ میں چھپ چکے ہیں۔

۲۵...... ’’مسیح قادیانی کا فیصلہ‘‘ حضرت مولانا محمد یعسوب مونگیروی کا مرتب کردہ ہے۔

۲۶، ۲۷...... خانقاہ رحمانی مونگیر شریف کے بانی حضرت مولانا محمد علی مونگیروی اس دھرتی پر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے اپنے زمانہ میں سالار اعظم تھے۔ (۱) آپ نے خود کئی کتب ردقادیانیت پر لکھیں جو احتساب قادیانیت کی جلد نمبر۷ میں ہم شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ (۲) آپ نے اپنے رفقاء گرامی حضرات علماء کرام سے بھی ردقادیانیت پر بیسیوں رسائل لکھوائے۔ (۳) آپ نے ’’صحیفہ رحمانیہ‘‘ کے نام سے رسائل کا سلسلہ شروع کیا۔ چوبیس رسائل شائع ہوئے جن کو ہم نے احتساب قادیانیت کی جلد۵ میں مکمل طور پر شائع کر دیا ہے۔ (۴) آپ نے ’’صحیفہ محمدیہ‘‘ کے نام سے بھی رسائل کا سلسلہ شروع کیا۔ اس نام کے کل کتنے رسائل شائع ہوئے حتمی طور پر کچھ کہنا مشکل ہے۔ البتہ ایک جگہ ۱۳ رسائل کا ذکر آیا ہے۔ ان میں ابتدائی پانچ صحائف محمدیہ کو ’’آئینہ کمالات مرزا‘‘ کے نام پر شائع کر دیا تھا جسے ہم نے احتساب کی جلد۳۱ ص ۴۹۷ تا ۵۴۲ پر شائع کر دیا ہے۔ محاسبہ کی اس جلد میں ’’کیفیت مناظرہ غازی، مولوی سید الحسن صاحب مختار بہ حکیم خلیل احمد مرزائی‘‘ کو شائع کر رہے ہیں۔ یہ حضرت مولانا محمد یعسوب مونگیری کا مرتب کردہ ہے۔ یہ ’’صحیفہ محمدیہ‘‘ کا نمبر۱۲ ہے جو ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ میں شائع ہوا۔ اسی طرح اس جلد میں ایک دوسرا رسالہ بھی

مولانا محمد یعسوب مونگیری کا شامل ہے۔ اس کا نام ’’مسیح قادیان کے جھوٹ اور ان کے کاذب ہونے کا معیار‘‘ ہے۔ یہ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ کا شائع شدہ ہے۔ یہ ’’صحیفہ محمدیہ‘‘ کا نمبر ۱۳ ہے۔

صحیفہ محمدیہ کے نمبر ایک سے پانچ تک احتساب قادیانیت جلد ۳۱ میں شائع ہوئے۔ نمبر ۱۲، ۱۳، اس جلد میں شائع ہورہے ہیں۔ الحمدللہ! باقی نمبرات صحیفہ محمدیہ بھی کسی کرم فرما کے پاس ہوں تو عنایت کر دیں۔ اب تو بھجوانا آسان ہے کہ سکین کر کے ای میل کر دیں۔ شکریہ کے ساتھ ہم ان کو شائع کرنے کی عزت حاصل کریں گے۔ یہ کار خیر میں تعاون کا بہترین موقعہ ہے۔

۲۸...... ’’مرزا محمود کی آمد، آمد اور آسمانی نشان کے متعلق چند سوالات‘‘ مرزا محمود قادیانی کے بہار مونگیر آنے کی قادیانیوں نے خبر چلائی تو مولانا محمد یعسوب مونگیری نے یہ رسالہ لکھ کر مرزا محمود کو کہا کہ آپ مونگیر آئیں تو ان سوالات کے جوابات پر تیاری کر کے آئیں۔ یہ سوالات ہم آپ سے کریں گے۔ اسی کے ساتھ آخر پر جناب محمد اصغر رشادی کے بھی ایک پیش گوئی پر اشکالات ہیں۔ ’’مرزا محمود سے دوسری گزارش‘‘ کے نام پر شامل رسالہ ہیں۔ اس کا سن اشاعت معلوم نہیں ہوسکا۔ تاہم ایک صدی قبل کے ہیں۔ اب دوبارہ اشاعت ہمارے لئے باعث اعزاز ہے۔

۲۹...... حضرت مولانا محمد عبدالمعز رحمانی نقشبندی قادری حسین پوری ضلع مونگیر کے ایک سابق دیرینہ تعلق والے تھے، جن کا نام مولوی عبدالمجید بی۔اے حسین پوری تھا۔ بدنصیبی سے اس پر قادیانیت کا سحر چل گیا۔ اس نے ۳۰ رجون ۱۹۱۲ء کو مولانا عبدالمعز کو ایک خط لکھا۔ ’’سچے طالب حق کی فریاد‘‘ اس کا اسے عنوان دیا۔ مولانا نے اس قادیانی مکتوب کا جواب تحریر فرمایا جس میں ملعون قادیان کے مشہور مشہور الہامات اور پیش گوئیوں کو زیر بحث لایا گیا، جس کے مطالعہ سے حق و باطل کی تمیز آسانی سے ہوسکتی ہے۔

اس رسالہ کا نام آپ نے ’’النجم الثاقب ۱۳۳۱ھ‘‘ رکھا۔ اس کا یہ حصہ اوّل ہے۔ دلّی پرنٹنگ ورکس دہلی سے ۱۹۱۴ء کو شائع ہوا۔ اس کے ٹائٹل پر حصہ اوّل لکھا ہوا ہے۔ نہ معلوم دوسرا حصہ شائع ہوا یا نہیں۔ کم از کم ہمیں تلاش بسیار کے باوصف دستیاب نہیں ہوا۔ (’’حفاظت ایمان کی کتابیں‘‘ فہرست کے مطابق حصہ دوم اور حصہ سوم بھی چھپے ہیں)

یہ رسالہ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری کی لائبریری جو دارالعلوم دیوبند کے کتب خانہ میں محفوظ ہے، اس سے حاصل ہوا جسے ہمارے مخدوم حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے ہمیں ارسال فرمایا۔ انہی کے تعاون اور صدقے میں آپ بھی پڑھیں کہ یہ ایک صدی سے قبل کا علمی ہدیہ ہے۔ اس کی اشاعت ثانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صدر دفتر ملتان کے لئے ایک اعزاز ہے۔ الحمدللہ!

۳۰...... خانقاہ عالیہ رحمانیہ مونگیر شریف کے ایک متوسل جناب مولانا محمد عبداللہ صاحب نے ’’مسیح قادیان

کے جھوٹے الہامات اور غلط دعوے اور نامراد دعائیں'' کے نام سے یہ مختصر رسالہ تحریر فرمایا۔ یکم رذی الحجہ ۱۳۳۴ھ کو یہ شائع ہوا۔ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری کی لائبریری جو دارالعلوم دیو بند کی لائبریری کا حصہ ہے وہاں سے حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری کی نظر عنایت سے ہمیں موصول ہوا۔ ایک سو آٹھ سال بعد اس کی اشاعت ثانی عالمی مجلس کے لئے ایک اعزاز ہے۔ الحمدللہ حمداً کثیراً!

۳۱...... ''۱۴ رسائل لاثانی، درکذب مسیح قادیانی'' ۳رجنوری ۱۹۲۲ء کو خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے حضرت میر ممتاز علی صاحب مونگیری نے تالیف کر کے شائع کرایا۔ اٹھانوے سال بعد ۲۰۲۰ء میں اس کی دوبارہ اشاعت، زہے نصیب!

۳۲...... ردقادیانیت پر کون کون سی کتب لکھی گئیں، اس پر سب سے پہلے (۱) رسالہ ''حفاظت ایمان کی کتابیں'' لکھا گیا جو حضرت مولانا محمد اسحاق مونگیری خانقاہ رحمانیہ مونگیر والوں کا مرتب کردہ ہے۔ اس میں ۹۱ کتب ورسائل جو ردقادیانیت پر مشتمل ہیں، ان کا تعارف شائع کیا گیا ہے۔ (۲) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے دوسری کوشش کی۔ حفاظت ایمان کی کتابیں اور دیگر رسائل ردقادیانیت پر مشتمل کتب کے تعارف پر رسالہ ''قائد قادیان'' کے نام سے تحریر کیا۔ اس میں ۱۱۲ کتب ورسائل کا تعارف آگیا ہے۔ (۳) اس کے بعد ردقادیانیت پر مشتمل کتب ورسائل کے تعارف پر مجلس تحفظ ختم نبوت نے اکتوبر ۱۹۹۰ء میں تیسری کوشش کی۔ ایک کتاب ''قادیانیوں کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت'' کے نام پر مرتب کی جس میں ایک ہزار ردقادیانیت کی کتب ورسائل کا تعارف آگیا ہے۔

اکتوبر ۱۹۹۰ء میں جب مذکورہ کتاب مرتب کی جارہی تھی اس وقت سے ''حفاظت ایمان کی کتابیں'' نامی کتاب کی تلاش شروع کی۔ اب ۲۰۲۰ء میں حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے دارالعلوم دیوبند کی لائبریری سے اس کا فوٹو ارسال کیا۔ گویا تیس سال سے جس کتاب کو تلاش کررہے تھے، جس کے دیدار کے لئے آنکھیں ترس رہی تھیں، جب وہ ملی تو کتنی خوشی ہوئی، کوئی اہل ذوق ہی اس کا اندازہ کرسکتا ہے۔ اس جلد میں آخری یہ کتاب شامل کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں اور اس کتاب پر اس جلد کو ختم کرتے ہیں تاکہ ختامہ مسک کا بھی ذائقہ نصیب قارئین ہوجائے۔

۱......	سید فتح علی شاہ صاحب شاہ پور	کا	۱ رسالہ
۲......	میر غلام نبی ناسک	کا	۱ رسالہ
۳......	مولانا بشیر احمد پسروری	کا	۱ رسالہ
۴......	حضرات دارالعلوم معین الاسلام رضویہ سرگودھا	کا	۱ رسالہ
۵......	حافظ محمد ثاقب گوجرانوالہ	کا	۱ رسالہ

۶......	مولانا سید محمود احمد رضوی	کا	۱	رسالہ
۷......	مولانا عبدالحق غزنوی	کے	۲	رسائل
۸......	مولانا امام الدین لاہوری	کے	۲	رسائل
۹......	مولانا پیر سید محمد محب اللہ شاہ	کا	۱	رسالہ
۱۰......	ماسٹر غلام حیدر	کا	۱	رسالہ
۱۱......	مولانا عبدالمجید خان قصوری	کا	۱	رسالہ
۱۲......	مولانا شاہ عالم گورکھپوری	کے	۲	رسائل
۱۳......	مولانا بہاء الحق قاسمی	کا	۱	رسالہ
۱۴......	اراکین مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند	کا	۱	خط
۱۵......	اراکین مجلس استقبالیہ ختم نبوت کانفرنس دہلی	کا	۱	خط
۱۶......	مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی	کا	۱	رسالہ
۱۷......	شیخ فریدالحسن حنفی	کا	۱	رسالہ
۱۸......	مولانا عبدالرحمٰن قادری عظیم آبادی	کا	۱	رسالہ
۱۹......	جوہر علی صندل	کا	۱	رسالہ
۲۰......	مولانا محمد اسحاق امرتسری	کا	۱	رسالہ
۲۱......	ابواحمد رحمانی مولانا محمد علی مونگیری	کا	۱	رسالہ
۲۲......	مولانا محمد یعسوب مونگیری	کے	۴	رسائل
۲۳......	مولانا عبدالمعز رحمانی مونگیر	کا	۱	رسالہ
۲۴......	مولانا محمد عبداللہ متوسل مونگیر	کا	۱	رسالہ
۲۵......	حضرت میر ممتاز علی مونگیری	کا	۱	رسالہ
۲۶......	مولانا محمد اسحاق مونگیری	کا	۱	رسالہ
	گویا چھبیس حضرات کے	کل	۳۲	رسائل وخط

محاسبہ قادیانیت کی اس جلد میں شامل اشاعت ہیں۔ اللہ رب العزت قبول فرمائیں۔

محتاج دعاء: فقیر اللہ وسایا ملتان

۱۱؍ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ، ۲۷؍نومبر ۲۰۲۰ء

مرزا غلام قادیانی کا وجود مجسم خدا کا وجود؟

حافظ محمد انس

حاجی عبدالواحد لاہوری نے ’’مرزا قادیانی کا خارج از اسلام ہونا‘‘ حصہ اوّل میں لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کا الہام ہے ’’انت منی وانا منک‘‘ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (تذکرہ ص ۵۱۵)

جیسے مرزا غلام احمد خدا تعالیٰ سے ہے اور خدا تعالیٰ مرزا غلام احمد سے ’’وانا منک‘‘ یعنی خدا تعالیٰ مرزا غلام احمد سے ہے، کی تشریح میں مرزا لکھتا ہے کہ ’’وہ خدا نما آئینہ ہے‘‘ اور بیان کرتا ہے ’’میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس وقت خدا تعالیٰ کا پاک اور خوش نما چہرہ دنیا کو نظر نہ آتا تھا اور وہ اب مجھ میں ہو کر نظر آئے گا اور آ رہا ہے (الحکم ۱۰؍اکتوبر) یعنی مرزا غلام احمد ایک ایسا آئینہ ہے جس میں سے خدا تعالیٰ کا پاک اور خوش نما چہرہ دنیا کو نظر آ رہا ہے اور اس امر کو یاد رکھنا چاہئے کہ آئینہ شفاف ہوتا ہے اور اس کا ذاتی رنگ نہیں ہوتا اور جو رنگ کہ اس میں دکھائی دیتا ہے وہ دوسری چیز کا عکس ہوتا ہے۔ اس لئے اگر مرزا غلام احمد اپنی تحریر کی رو سے آئینہ کی مانند شفاف تو اس کا اصلی رنگ کوئی نہیں اور جو رنگ اس میں دکھائی دے رہا ہے وہ خدا کا رنگ ہے اور جو شبیہ کہ اس آئینہ میں سے دکھائی دے رہی وہ خدا کی شبیہ ہے۔

اس لئے مرزا غلام احمد کا وجود مجسم خدا کا وجود ہوا اور اس کی تائید میں وہ دوسری جگہ لکھتا ہے:

’’آج بھی وہی خدا جلوہ گر ہوا ہے۔‘‘ (الحکم ۱۷؍مئی ۱۹۰۴ء) **نعوذ باللہ من ذالک الاعتقاد!**

گوجرہ میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

طاہر رشید ساہی ولد رشید احمد ساہی چک نمبر ۳۵۴ ج ب قادر آباد گوجرہ نے مرزائیت پر لعنت بھیج کر مولانا محمد خبیب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔

گوجرانوالہ میں قادیانی خاندان کا قبول اسلام

محمد افضل بٹ اہل خانہ سمیت اپنے بھائی حاجی سعید بٹ کی کوشش سے مقامی مسجد کے امام اور مبلغ مولانا محمد عارف شامی کی موجودگی میں قادیانیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو گئے۔

خوشاب میں دو افراد کا قبول اسلام

۱۸؍ستمبر بروز جمعۃ المبارک کے موقع پر ۲؍افراد محمد ندیم ولد اعجاز اور محمد شاہد سکنہ ڈیرہ گلابی خیل نے مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب کی موجودگی میں مفتی عمر دراز روڈہ شہر کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔

بیسوں کا اکیسواں

مولانا عتیق الرحمن

حاجی عبدالواحد کوچہ پیر شیرازی چوک متی لاہور کے رہنے والے تھے آپ کا سٹار پریس تھا اس پریس کی شاخ جامع مسجد فتح پوری دہلی کے شرقی دروازہ کے پاس بھی تھی۔ شیرازی پیر چوک متی لوہاری گیٹ لاہور میں واقع ہیں۔ آپ نے آج سے ایک صدی قبل ''مرزا قادیانی کا خارج از اسلام ہونا'' نامی پمفلٹ چھ حصوں میں لکھا۔

تقریب یہ ہوئی کہ اخبار بدر قادیان ۱۶/اکتوبر ۱۹۰۳ء میں جھوٹے بیس مدعیان نبوت کے نام لکھے تھے۔ حاجی عبدالوہاب نے ان بیس جھوٹے مدعیان نبوت کے مختصر حالات لکھے۔ پھر ریویو آف ریلیجز دسمبر ۱۹۰۵ء سے مرزا کا ایک رؤیا نقل کیا۔ جس میں مرزا نے لکھا کہ ''چند روز ہوئے مولوی عبدالکریم صاحب کو رؤیا میں دیکھا، پہلے کچھ باتیں ہوئیں۔ پھر خیال آیا یہ تو فوت شدہ ہیں۔ آؤ ان سے دعا کرائیں۔ تب میں نے ان کو کہا کہ آپ میرے واسطے دعا کریں کہ میری اتنی عمر ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا: ''تحصیل دار'' میں نے کہا آپ غیر متعلق بات کرتے ہیں۔ جس امر کے واسطے میں نے آپ کو دعا کے واسطے کہا ہے آپ وہ دعا کریں۔ تب انہوں نے دعا کے واسطے سینے تک ہاتھ اٹھائے۔ مگر اونچے نہ کئے اور کہا ''اکیس'' میں نے کہا کھول کر بیان کرو۔ مگر انہوں نے کچھ کھول کر بیان نہ کیا اور بار بار اکیس اکیس کہتے رہے اور پھر چلے گئے۔'' (تذکرہ ص۵۷۸ طبع چہارم)

یہ رؤیا نقل کر کے حاجی عبدالواحد لاہوری نے استدلال یہ کیا کہ قادیانیوں کا بیس جھوٹے مدعیان نبوت کا ذکر کرنا اور خواب میں مرزا قادیانی کو عبدالکریم کا اکیس اکیس کہنا یہ ثابت کرتا ہے کہ ان جھوٹے مدعیان نبوت کی طرح اکیسواں جھوٹا نبی ملعون قادیان ہے۔ یہ استدلال کر کے گویا حاجی صاحب نے ملعون قادیان کی الہام دانی میں دیار کا گلہ ٹھوک کر اوپر پانی بھی ڈال دیا تاکہ پھول کر اس کی الہام دانی کو فل ٹائیٹ کردے۔

جلسہ ختم نبوت گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی کے زیر انتظام ۱۱ دسمبر ۲۰۲۰ء کو مدنی مسجد میں سیرت النبی ﷺ کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر کا خصوصی بیان ہوا۔ پروگرام کی کامیابی کے لئے مسجد کے امام اور دیگر حضرات نے مولانا محمد یوسف شیخ کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔

منکوحہ آسمانی کی پیشین گوئی جھوٹی ہونے پر ایک زبردست شہادت

مولانا محمد امین

منکوحہ آسمانی کی پیشین گوئی جب نہایت صاف طور سے جھوٹی نکلی اور کسی منصف مزاج کو اس پیشین گوئی کے جھوٹا ہونے میں تامل کی ذرا بھی گنجائش نہ رہی تو محمد علی صاحب ایم.اے (جو کہ مرزائی جماعت کی ایک شاخ یعنی لاہوری پارٹی کے لیڈر تھے) کو بھی مجبوراً اس پیشین گوئی کے پورا نہ ہونے کا اقرار کرنا پڑا کہ: ''یہ سچ ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا اور یہ بھی سچ ہے کہ نہیں ہوا۔''

یعنی یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ پھنسے ہوؤں کو پھانسے رکھنے کی بھی کوشش کی۔ چنانچہ باوجود اس اقرار کے آپ فرماتے ہیں کہ: ''میں کہتا ہوں کہ ایک ہی بات کو لے کر سب باتوں کو چھوڑ دینا ٹھیک نہیں۔ کسی امر کا فیصلہ مجموعی طور پر کرنا چاہئے۔ کہ جب تک سب کو نہ لیا جائے۔ ہم نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔ صرف ایک پیشین گوئی لے کر بیٹھ جانا اور باقی پیشین گوئیوں کو چھوڑ دینا۔ جن کی صداقت پر ہزاروں گواہیاں موجود ہوں۔ یہ طریق انصاف اور راہ صواب نہیں۔ صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے یہ دیکھنا چاہئے کہ تمام پیشین گوئیاں پوری ہوئیں یا نہیں۔'' (اخبار پیغام صلح لاہور ۶ رجنوری ۱۹۲۹ء ص ۵ کالم ۳)

مولوی محمد علی لاہوری مرزائی کو اس کا تو اقرار ہے کہ منکوحہ آسمانی کی پیشین گوئی جھوٹی نکلی۔ لیکن باوجود اس کے مرزا قادیانی کی صداقت پر اس لئے اصرار ہے کہ ایک پیشین گوئی جھوٹی ہونے سے مرزا قادیانی جھوٹے نہیں ہوسکتے۔ بلکہ مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کے لئے مرزا قادیانی کی ساری پیشین گوئیوں کے جھوٹا ہونے کی ضرورت ہے۔

ناظرین! دنیاوی عدالتوں کا عام دستور ہے کہ جب کسی شخص کا ایک جھوٹ ثابت ہوجاتا ہے تو پھر آئندہ اس کی شہادت یا گواہی قابل اعتبار نہیں رہتی اور وہ جھوٹا سمجھا جاتا ہے۔ پس جب کہ کسی شخص کو دنیاوی معاملات میں ایک جھوٹ ثابت ہونے کی وجہ سے جھوٹا قرار دیا جاتا ہے تو دینی معاملات میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ پھر یہاں کیوں جھوٹا نہ سمجھا جاوے۔ اس لئے مرزا قادیانی کو بجز جھوٹا ماننے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوسکتا۔ دیگر یہ کہ چونکہ خاص اس پیشین گوئی کو مرزا قادیانی نے مسلمانوں کے متعلق بتایا ہے۔ اس لئے ہم اپنے حصہ کی پیشین گوئی کو جانچنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ علاوہ ازیں ہم مولوی محمد علی صاحب کے جواب میں خود ان کے امام اور مجدد مہدی مسیح کرشن گوپال جی وغیرہ وغیرہ ہی کو پیش کئے دیتے

ہیں۔ان کا اختیار ہے خواہ اپنی غلطی تسلیم کریں یا مرزا قادیانی کو جھوٹا سمجھیں۔

دیکھئے مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ’’جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہوجاوے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔‘‘ (چشمہ معرفت ص ۲۲۲، خزائن ج ۲۳ ص ۲۳۱)

اب مولوی محمد علی لاہوری کا قول غول ہوا اور اگر مرزا قادیانی اس قول میں جھوٹے ہیں تو مرزا قادیانی کے دو جھوٹ ثابت ہوئے۔ایک مذکورہ پیشین گوئی اور ایک چشمہ معرفت کی عبارت۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا مرزا قادیانی، ان دو جھوٹ کے ثابت ہونے سے جھوٹے ہوئے یا نہیں۔ اگر جھوٹے ہوگئے تو خدا سے ڈرو اور توبہ کرو اور اگر دو جھوٹ سے بھی مرزا قادیانی جھوٹے نہ ہوئے تو مہربانی فرما کر ہمیں بتلایا جائے کہ مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کے لئے کس قدر جھوٹوں کی اور ضرورت ہے۔ایک درجن یا دو درجن۔ان شاء اللہ! اسی قدر مرزا قادیانی کے جھوٹ پیش کردیئے جائیں گے۔

(ماخوذ از سلسلہ ٹریکٹ نمبر ۶ ختم نبوت انجمن سیف الاسلام)

ختم نبوت پر دلیل اور قادیانیوں سے سوالات

’’ان رسول اللہ خرج الی تبوک واستخلف علیاً فقال: اتخلفنی فی الصبیان والنساء قال: الا ترضیٰ ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ؟ الّا انه لیس نبی بعدی(صحیح بخاری: حدیث نمبر: ۴۴۱۶)‘‘

رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تو علیؓ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔علیؓ نے عرض کیا کہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جارہے ہیں؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میرے لئے تم ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے۔لیکن فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔قادیانی حضرات سے سوال ہے کہ اس حدیث میں لیس بعدی نبی میں نفی کون سی نبوت کی ہے؟

۱...... ایسی نبوت جو نبی ﷺ سے افضل ہو؟

۲...... شرعی نبوت کی نفی ہے؟

۳...... یا پھر غیر تشریعی نبوت کی نفی ہے؟

اور آخری سوال یہ ہے کہ نبی ﷺ کو آپ لوگ مثیل موسیٰ مانتے ہیں تو ان کے ساتھ مثیل ہارون علیہ السلام کون تھے؟ علیؓ یا کوئی اور؟ (مولانا عبدالحکیم نعمانی)

عالمی استعمار کے ایجنٹ قادیانی

محمد خیر القادری

عالمی استعمار کے ایجنٹ

القادیانیۃ

سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا

القادیانیة

مطیة الاستعمار البغیض

من مصادره الموثوقة

بقلم

محمّد خير القادري

١٣٧٣ ه - ١٩٥٤ م

ذیل کی عبارت دمشق کے ایک مطبوعہ رسالہ "القادیانیة" کے صفحہ ۱۲ تا ۱۴ سے اصل فوٹو سمیت نقل کی جاتی ہیں قارئین ملاحظہ فرمائیے کہ دنیائے اسلام بالخصوص عرب ممالک کے ہم پاکستانیوں سے برگشتگی کے محرکات کیا ہیں۔

القادیانیة واسرائیل

اراد القادیانیة التبشیر بدینهم الجدید في البلاد العربیة فبحثوا فی البلدة التي یجدونها اکثر ملائمة لهم لیأسسوا فیها مرکز تبشیرهم فلم یجدوا خیرا من مدینة حیفا . ویرجع ذلك لسبب واحد هو الاستظلال بالرایة البریطانیة التي یجدون تحت ظلها مأواً وامنا واستقراراً وهکذا فقد اسسوا في حیفا مرکزهم ومنه یرسلون دعاتهم للبلدان العربیة ومنذ انسحبت الدولة الانکلیزیة من حیفا وجد القادیانیون تحت ظل لواء (اسرائیل) امنا وسلاما وظلا ظلیلا ولایزال مرکزهم الی الان في في مدینة حیفا یدخلون فلسطین ویخرجون منها الی البلاد العربیة .

تجسس القادیانیة

وبکل صراحة نقول ان التساهل مع القادیانیین تخشی مغبته خصوصا وان لهم سابقة في التجسس في الحرب العامة الاولی فقد فر من الجیش الانکلیزي قادیاني معروف یقال له ولي الله زین العابدین وادعی انه لاجیء الی الدولة العثمانیة حامیة الاسلام فانخدع به العثمانیون ورحب به قائد الجیش الخامس جمال باشا وعینه في الکلیة الصلاحیة في القدس معلماً لتاریخ الأدیان في سنة ١٩١٧ ولما دخل الجیش البریطاني دمشق انضم الیه ولي الله زین العابدین المذکور .

قادیانی اور اسرائیل: جب قادیانیوں نے عرب ممالک میں اپنی تبلیغ کا ارادہ کیا تو انہوں نے اس بات پر بحث کی کہ کون سا شہر اور ملک ایسا ہو سکتا ہے جو ان کے مقاصد کے لئے بہترین ہو۔ کافی بحث وتمحیص کے بعد ان کو ''حیفا'' سے بہتر کوئی شہر اس مقصد کے لئے نہ مل سکا اور اس پسندیدگی اور چناؤ کی محض وجہ انگریزی حکومت کی عمل داری تھی جس کے زیر سایہ وہ اپنے لئے بہترین جائے امن واستقرار حاصل کر سکتے تھے اور اپنی بہترین صلاحیتیں بروئے کار لا سکتے تھے۔ آخر کار انہوں نے ''حیفا'' میں اپنا تبلیغی مرکز قائم کیا جہاں سے وہ عرب ممالک میں اپنی دعوت اور اثر ورسول پھیلاتے رہے۔ انگریزی حکومت کے انخلاء کے بعد انہوں نے فوراً اسرائیلی حکومت سے اپنی وفاداری ظاہر کر کے پوری تندہی سے اپنا کام جاری رکھا اور تا حال ان کا تبلیغی مرکز ''حیفا'' میں موجود ہے۔ جہاں سے وہ براستہ فلسطین عرب ممالک میں داخل ہوتے ہیں اور یہ بات پوری ذمہ داری سے کہی جا سکتی ہے کہ قادیانیوں سے چشم پوشی مسلمانوں کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ خصوصاً جاسوسی کے بارے میں۔

کیونکہ پہلی جنگ عظیم کے وقت انگریز سامراج نے ایک قادیانی مسمی ''ولی اللہ زین العابدین'' کو سلطنت عثمانیہ میں بھیجا۔ جس نے وہاں یہ ظاہر کیا کہ وہ سلطنت عثمانیہ کا بہی خواہ ہے اور مسلمان ہے۔ عثمانی دھوکہ کھا گئے اور اس کو پانچویں ڈویژن کے کمانڈر جمال پاشا کے پاس بھیج دیا۔ جس نے اس کو ۱۹۱۷ء میں قدس یونیورسٹی میں تاریخ دینیات کا لیکچرار مقرر کر دیا۔ بعد میں جب انگریزی فوجیں دمشق میں داخل ہوئیں تو مذکورہ ولی اللہ زین العابدین اس لشکر میں شامل ہو گیا۔

ولی اللہ زین العابدین مرزا محمود کے سالے اور قادیانی خلافت کے ناظر امور عامہ تھے۔ ان کے سگے چھوٹے بھائی میجر حبیب اللہ شاہ پنجاب میں جیل خانوں کے سپرنٹنڈنٹ رہے۔ پہلی جنگ عظیم میں عراق گئے۔ جب انگریزوں نے عراق فتح کر لیا تو وہ ان کی طرف سے بغداد میں کچھ عرصہ کے لئے پہلے گورنر مقرر ہوئے تھے۔ ان کی گورنری کے زمانہ ہی میں انگریز فوج نے مسلمانوں کا قتل عام کیا تھا۔

شراب صالحین اور ام الخبائث

تھوڑی دیر بعد دروازے پر ٹک ٹک کی آواز ہوئی۔ میں نے کہا: ''تشریف لایئے''

بزمی صاحب اندر داخل ہوئے۔ کافی کی پیالی ان کے ہاتھ میں تھی۔ گرم اور مزید کافی پی کر محسوس ہوا کہ مرزا غالب کی اولڈ تام کی طرح کافی نے میرے بدن میں گرمی اور توانائی دوڑا دی۔ یہ رندوں کی ''ام الخبائث'' نہیں ''شراب صالحین'' تھی۔ (سیاحت نامہ)

ذکری مذہب کے عقائد ونظریات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ذکری مذہب کی بنیاد سید محمد جونپوری نے رکھی جو افغانستان کا باشندہ تھا۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ سید محمد جون پوری انڈیا کا باشندہ تھا۔ جونپور سے علاقہ بدر ہوا اور حیدر آباد دکن میں پناہ لی۔ عوام نے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی تو جونپوری حیدر آباد سے گجرات کاٹھیاوار پہنچا۔ یہاں بھی اس کی دال نہ گلی تو ریاست بیکانیر اور جیلسمیر سے ہوتا ہوا سندھ پہنچا۔ یہاں بھی اسے پذیرائی نہ ملی تو ٹھٹھہ سے قندھار اور قندھار سے ضراہ آیا اور ''تردید مہدویت'' نامی کتاب کی روایت کے مطابق یہاں مر گیا۔ جبکہ مکرانی یہ کہتے ہیں کہ ضراہ سے مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور شام سے ہوتے ہوئے کوہ مراد پر آ کر مستقل رہائش اختیار کر لی۔ تمام مکران اس کا پیروکار ہو گیا۔ ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی۔ ۱۴۴۰ء میں پیدا ہوا اور ۱۵۰۵ء میں مر گیا۔ مقامی روایت کے مطابق محمد جونپوری کی موت کے بعد اس کے مریدین منتشر ہو گئے۔ انہیں مریدین میں سے ایک ''ملا محمد اٹکی'' تھا جو اٹک پنجاب کا رہنے والا تھا۔ چنانچہ وہ مکران آیا اور تربت میں نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

سیر جہانی ذکریوں کی کتاب ہے اس میں لکھا ہے:

''محمد اٹکی کو الہام ہوا کہ آپ ہوا پر سوار ہو کر مکران کے علاقہ کیچ میں جائیں۔ چنانچہ ہوا کے دوش پر سوار ہو کر ایران گیا۔ پھر قصر قند میں داخل ہوا۔ وہاں کا حاکم میر حسین ولد میر عبداللہ چند افراد کے ساتھ اس پر ایمان لایا۔ پھر سرباز گیا۔ سرباز کا حاکم یوسف بلیدی تمام درباریوں اور رعایا کے ساتھ اس پر ایمان لایا۔ پھر کیچ اور آخری منزل تربت میں جلوہ افروز ہوا۔ اس وقت سرباز پر بلیدی خاندان کی حکومت تھی۔ دونوں نے ذکری مذہب قبول کیا۔ ملا مراد جو گچکی تھا اور بلیدی حکمرانوں کا وزیر، اس نے اپنے اقتدار کے بل بوتے پر اس کے نظریات اور عقائد کو مکران پر مسلط کر دیا۔ مساجد میں نماز، روزہ اور حج پر پابندی عائد کر دی اور مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا۔ قلات سے ایک قافلہ حج کے لئے جا رہا تھا۔ ان کو زدوکوب کر کے کوہ مراد پر حج کرا کے واپس کر دیا اور کہا کہ حج بیت اللہ کا دور گزر گیا۔ اب کوہ مراد کے حج کا زمانہ ہے۔''

یہ دور ۱۷۴۹ء نصیر خان اوّل کا دور تھا۔ جب آپ کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی۔ چنانچہ آپ نے علماء کرام کی ایک کمیٹی تشکیل دی۔ جس نے انہیں مباح الدم والاموال (واجب القتل) قرار دیا۔

اور ۱۷۷۴ء میں ذکریوں کو شکست فاش دی۔ لیکن ذکریوں نے نصیر خان کے مقرر کردہ حاکم کو قتل

کر کے اقتدار پر قبضہ جمالیا۔ جب آپ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے ایک بڑی فوج لے کر ذکریوں کا صفایا کر دیا اور ان کے عبادت خانے مسمار کر دیئے۔ محققین کے نزدیک صحیح ترین روایت یہ ہے کہ ذکری مذہب کا بانی ''ملاّ محمد اٹکی'' ہے۔ جس کی پیدائش ذکریوں کے مطابق ۹۷۷ھ مطابق ۱۵۶۷ء میں ہوئی۔

ملاّ محمد اٹکی کی خرافات

''ساری کائنات کو اللہ تعالیٰ نے میرے نور سے پیدا کیا۔ فرشتوں نے جب میرا جلوہ دیکھا تو ستر سال بے ہوش رہے۔ میرا نوری پرتو چھ مرسلین پر پڑا۔ جن کا آخری احمد ﷺ ہے۔ تمام علماء میرے نور سے مستفیض ہوئے۔ چار اشخاص پر میرے نور کا پرتو پڑا، تو ان کو بڑی سلطنتیں عطاء ہوئیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام، سکندر ذوالقرنین، نمرود اور بخت نصر بابلی۔''

ذکریوں اور مہدویوں کا آپس میں اختلاف

ذکری ملاّ محمد اٹکی کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور اس کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ جب کہ مہدوی ملاّ محمد جونپوری کو خلیفۃ الرسول مانتے ہیں۔ مہدوی ارکان اسلام نماز روزہ وغیرہ کی پابندی بھی کرتے ہیں۔ جب کہ ذکری نماز، روزہ اور حج وغیرہ کے منکر ہیں۔ (تلخیص از ذکری ریاست، قلات کے حکمرانوں کی نظر میں از قاضی محمد انور)

مولانا مفتی راشد مدنی کا دوروزہ دورہ چارسدہ

۶؍نومبر ۲۰۲۰ء کو خطبہ جمعہ بمقام خانقاہ مدنیہ فریدیہ میں مولانا حزب اللہ جان حقانی امیر عالمی مجلس چارسدہ کی زیر صدارت ارشاد فرمایا۔ قاری کامل جان، قاری علیم اللہ، قاری بلال جان موجود تھے۔ رات کو میزبانی کا شرف قاری امین اللہ جان ودیگر نے حاصل کیا۔

۷؍نومبر ۲۰۲۰ء کو مدرسہ انوار القرآن کے طلباء کرام سے بیان کیا۔ مہتمم مولانا سیف الرحمٰن، ناظم تعلیمات مولانا جہانگیر خان نے صدارت کی۔ اسی روز دارالعلوم تعلیم القرآن سرڈھیری میں بھی بیان ہوا۔ مہتمم مولانا معتصم اللہ، مولانا عبداللہ معتصم، قاری داؤد جان، قاری سیف الرحمٰن ودیگر ساتھی شریک تھے۔ اسی روز مدرسہ انوار القرآن اتمامزئی میں دستار بندی کی تقریب بیان ہوا۔ مولانا ہدایت الحق، مولانا قاری حامد موجود تھے۔

بعد نماز مغرب جامعۃ السلیم تنگی میں ختم نبوت کانفرنس سے خصوصی خطاب ہوا۔ بانی ومہتمم مولانا آدم خان، مولانا عبدالوکیل، حاجی صبغت اللہ، قاری مدثر اکبر، قاری محمد جان اور حاجی فیض محمد ودیگر حضرات بھی شریک تھے۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... تبصرہ نگار: مولانا اللہ وسایا

اصطلاحات علوم وفنون: صفحات:۱۴۴: قیمت:۱۰۰ روپے: ملنے کا پتہ وناشر: خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ دین پور تحصیل خان پور، ضلع رحیم یار خان!

خانقاہ عالیہ دین پور شریف جہاں خلق خدا تعالیٰ کو رشد وہدایت کے راستے پر گامزن کر رہا ہے۔ وہاں خانقاہ عالیہ کے تحت مدرسہ صدیقیہ راشدیہ کے نام سے دینی تعلیم کی بہت قدیمی درس گاہ بھی ہے۔ جہاں اس وقت موقوف علیہ تک کی مثالی ومعیاری تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہے۔ اس وقت خانقاہ عالیہ کے چوتھے سجادہ نشین حضرت قبلہ مولانا میاں مسعود احمد صاحب دین پوری ہیں۔ جو اپنے والد گرامی حضرت مولانا میاں سراج احمد دین پوریؒ، اپنے دادا محترم حضرت سائیں میاں عبدالہادی دین پوریؒ اور اپنے پردادا گرامی حضرت اقدس میاں خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ بانی ومرشد اوّل خانقاہ عالیہ دین پور کے مشن، ترویج واشاعت اسلام، دین اسلام کی سربلندی اور خلق خدا کے باطن کی اصلاح کے لئے اپنے بزرگوں کے منہج پر کوشاں بلکہ رواں دواں ہیں۔

ہمارے مخدوم مرشد الصلحاء والعلماء حضرت میاں مسعود احمد صاحب دین پوری جہاں ایک نامور شیخ زمانہ ہیں، وہاں ایک متبحر عالم ربانی بھی ہیں۔ رفقاء گرامی جانتے ہیں کہ آپ جس جس دینی ادارہ کے سرپرست ہیں یا جو آپ کے متعلقین دینی اداروں کے سربراہ ہیں۔ غرض آپ اپنے ملنے والوں کو برابر دینی تعلیم کے معیاری نظم کے لئے فکرمند کرتے رہتے ہیں۔

آپ کی انہیں جدوجہد وسعی مسلسل کے سلسلہ کی ایک کڑی زیرنظر کتاب ہے جو آپ کی زیرپرستی خانقاہ عالیہ کے حضرات علماء مولانا میاں عزیز احمد، مولانا میاں سہیل احمد اور شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری نے مرتب کی ہے۔ اس فن پر پہلے ایک کتاب ''کشف الظنون فی اسامی الکتب المصنفین'' ۷ جلدوں پر مشتمل ہے۔ جس میں اڑھائی سو سے زائد علوم وفنون کی چودہ ہزار سات سو ستتر کتابوں اور مصنفین کا تعارف کرایا گیا ہے۔ اس موضوع پر دیگر بھی بہت ساری کتب ہیں۔ ان کتابوں سے ۱۸ علوم متداولہ کا زیرنظر کتاب ''اصطلاحات علوم وفنون'' میں احاطہ کیا گیا۔ علم قرآن وتفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، فرائض، حساب، صرف، نحو، منطق، ادب، عروض وقوافی، بلاغت، فلسفہ وحکمت، عقائد، مناظرہ اور تاریخ وغیرہ۔ ان علوم کی تعریف عربی واردو میں موجود ہیں۔ پھر غرض وغایت، ان علوم کے واضعین۔ غرض ہر علم وفن کا من کل

الوجوہ ایسا جامع و مانع مختصر مگر بامقصد تعارف کرایا گیا ہے۔ جو واقعہ میں سمندر کو کوزے میں بند کرنے کا پرتو لئے ہوئے ہے۔ ابتداء میں علم کی فضیلت، اس کے حصول پر انعامات باری تعالیٰ کا تذکرہ بھی شامل ہے۔

اٹھارہ علوم وفنون میں ہر علم کی سرخی قائم کر کے ذیلی عنوانات کے تحت تمام قابل ذکر امور کا احاطہ کر دیا گیا ہے۔ ایسے طور پر کہ کوئی اہم چیز رہنے نہیں دی گئی اور غیر ضروری کو آنے نہیں دیا گیا۔ بلاشبہ اہل علم، تمام اساتذہ وطلباء کے لئے خانقاہ عالیہ دین پور شریف کا ایسا علمی تحفہ ہے جو تمام دیگر وقیع ومطول کتابوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ خانقاہ عالیہ دین پور کی یہ علمی خدمت بجائے خود قابل تحسین اور لائق تبریک ہے اور مردان چنیں کنند کا مصداق!

حضرت جی مولانا محمد سعد پر ہونے والے اعتراضات کا منصفانہ جائزہ

صفحات: ۱۷۶: ترتیب: مفتی محمد ندیم ومفتیان کرام جامعہ عمر بن خطاب ملتان

تبلیغی جماعت کے بانی رہنما اور امیر اوّل حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ تھے، دوسرے امیر حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ اور تیسرے امیر حضرت مولانا انعام الحسن کاندھلویؒ۔ ان کے وصال کے بعد تبلیغ کے مرکز دہلی نظام الدین کے نظم کو چلانے کے لئے ایک شوریٰ قائم کر دی گئی۔ اس شوریٰ میں مختلف دینی شخصیات کو مختلف ممالک سے شامل کیا گیا۔ جماعتوں کو بھجوانے، یومیہ بیان ودعا اور دیگر امور کی نگرانی وسرپرستی حضرت مولانا زبیر الحسن اور حضرت مولانا محمد سعد کے ذمہ مساوی لگائی گئی۔ اس مرکز کے نظم کی طرح تمام ممالک میں مجالس شوریٰ اور ان کے سربراہ مقرر کئے گئے۔ یہ خالصۃً ایک جماعت کے نظام کو چلانے کے لئے ایک انتظامی معاملہ تھا۔ اس دوران میں سوال پیدا ہوا کہ امیر کا ہونا لازمی ہے یا شوریٰ ہی کافی ہے؟

ظاہر ہے کہ یہ طریقہ کار پر رائے کا اختلاف یا انتظامی امر تھا۔ اس میں دو رائے ہونے پر دو ذہنی بھی در آئی۔ اللہ رب العزت کی کروڑوں رحمتیں ہوں حضرت حاجی عبدالوہابؒ پر کہ ان کی شخصیت واحترام کے باعث پاکستان میں اس اختلاف رائے نے زیادہ اثر نہ دکھایا۔ ورنہ دوسرے ممالک میں اس کے نمایاں اثرات مرتب ہوئے۔ ''امیر لازمی ہونا چاہئے'' یہ رائے مولانا محمد سعد صاحب کی ہے۔ چنانچہ پاکستان میں تبلیغی جماعت کے نامور مرکزی رہنما حضرت مولانا کریم بخش صاحب دامت برکاتہم نے علماء کرام کی ایک جماعت مفتیان عظام پر مشتمل قائم کی۔ جنہوں نے دونوں آراء کا قرآن وسنت کی روشنی میں مطالعہ کیا اور اس پر اپنی شرعی رائے بصورت فتویٰ مرتب کی۔ جو اس کتاب کی تدوین واشاعت کا باعث بنا۔

امت کا اختلاف بسا اوقات رحمت بھی ثابت ہوتا ہے۔ خالصۃً ایک ''انتظامی امر سے متعلق شرعی حکم پر عمل'' تک اس بحث کو رکھا جائے اور حالات وواقعات کی روشنی میں ہی باہمی محبت واعتماد سے اس مسئلہ کے

حل پر ہی توجہ مرکوز رہے اور متفقہ اس کا حل تلاش کرلیا جائے تو یہی عالمی تناظر کے اثرات کے حامل نظم کے لئے انفع ہوگا۔ ورنہ دو ذہنی جس گھر میں پیدا ہو کر دو دھڑے قائم کر دے تو سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہو پاتا۔ یہی تجربہ اور یہی حاصل اختلاف ہوتا ہے۔ تاہم اتنا تو بحر حال شرعی امر ہے کہ کسی بھی اختلاف کو شرع شریف کی روشنی میں ہی حل کرنا اہل اسلام کا شیوہ ہے اور یہی کوشش اس کتاب میں نظر آتی ہے۔

تبصرہ کتاب سے ہٹ کر اس موقعہ پر ایک بات کہنے کو دل کرتا ہے کہ تبلیغی نظم کا یہ اختلاف خالصتاً اسلام دشمن عالمی اسٹیبلشمنٹ کی سوچ کا شاخسانہ ہے۔ جس نے اس اختلاف سے دنیا بھر کے نظام تبلیغ کو واضح طور پر دو حصوں میں بانٹ دیا ہے۔ پاکستان میں بھی گزشتہ سال کرونا کے دنوں میں تبلیغی کام کی وہ درگت بنائی گئی کہ الامان، قیام پاکستان سے لے کر آج تک اس جماعت کی طرف کسی نے میلی نظر سے نہ دیکھا تھا۔ کرونا کے دنوں میں کراچی سے خیبر تک تبلیغ کے مراکز سیل کئے گئے۔ قرنطینہ بنایا گیا۔ چلت پھرت کو روک دیا گیا۔ جو جہاں تھا دھرلیا گیا۔ جماعتوں کو مارا پیٹا گیا۔ گرفتار کیا گیا۔ بدکلامی، بدزبانی، دھونس ودھاندلی سے کام لیا گیا۔ یہ سب بلاوجہ نہیں۔ عالمی سازش نے کرونا کے عذاب الٰہی سے بہانہ بنا کر پاکستان میں تبلیغی نظم کو بھی جام کر دیا۔ ان دونوں امور کو سامنے رکھا جائے تو عالمی سازش کی کارستانی غیر مبہم طور پر سامنے آتی ہے۔ خاکم بدہن اس اختلاف نے یہاں ابھی اور رنگ جمانا ہے۔ اس اختلاف کے محرک وبانی انتظام وانتظار میں ہر جگہ پا بہ رکاب ہیں۔ دنیا دار وڈیرے بھائیوں کی چودھراہٹ، بیوروکریٹ، ریٹائرڈ نوکرشاہی اس میں شامل ہو کر رنگ جما رہی ہے۔ لیکن چپ بھلی۔ ہم مسکین تو نقارخانہ میں طوطی کی آواز بھی نہیں رکھتے۔ ان ارید الا الاصلاح وما توفیقی الا باللہ!

بہت بڑا مجرم

''یہ بہت بڑا مجرم ہبار حاضر ہے۔ ظلم کے شکنجہ میں نہیں۔ عدالت کے کٹہرے میں ظلم خطا اور قصور کے بغیر لوگوں کو کچل دیتا ہے اور عدل صرف انہی لوگوں کو سزا دیتا ہے جو واقعی مجرم ہوں۔ خطا کار ہوں۔ ظلم کے دربار میں سزا خطا سے بڑی ہوتی ہے۔ عدل کے ایوان میں خطاء اور سزاء میں مساوات ہوتی ہے۔ عدالت کے کٹہرے میں ہبار کے جرائم پیش ہو رہے ہیں۔ اس کا سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ اس نے بنت رسول ﷺ حضرت زینب کے ہودج پر نیزہ مارا تھا۔ وہ گر گئیں اور حمل ساقط ہو گیا اور آخر کار اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ ظلم کو چھوڑیئے کیا عدل بھی ہبار کو معاف کر سکتا تھا؟ نہیں، ہر گز نہیں۔ لیکن یہ عدالت تھی رحمۃ للعالمین ﷺ کی۔ ہبار نے رحم کی استدعا پیش کی اور وہ جو رحم کرنے کے بہانے ڈھونڈا کرتا تھا اس (ﷺ) نے معاف کر دیا۔''

(رئیس احمد جعفری اسلام اور رواداری ج ا ص ۴۱۵)

آل فیصل آباد تحفظ ختم نبوت کورسز

مولانا محمد سالم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام فیصل آباد میں تحفظ ختم نبوت کورسز کا ایک خوش آئند سلسلہ شروع ہوا۔ جس میں تربیتی، علمی خدمات کی سعادت سیرۃ انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سینٹر (سیرۃ اکیڈمی) کو حاصل ہوئی۔ مساجد و مدارس اور دیگر مختلف مقامات میں تقریبا ۲۲ تربیتی نشستیں منعقد ہوئیں۔ تمام نشستوں میں نائب امیر مفتی سید خبیب احمد شاہ اور مولانا غازی عبدالرشید مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی معاونت میں معلم کا فریضہ مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز نے سرانجام دیا، ادارے کی میڈیا ٹیم نے شب و روز اس کورس کے لئے وقف کئے۔ تربیتی نشستوں کے بعد ۳۰ دسمبر ۲۰۲۰ء تک تقریبا ۳۴۵ علماء نے اپنی اپنی مساجد میں کورسز کا آغاز کیا۔ جبکہ خواتین اور بچوں کا نظم ان کے علاوہ ہے۔

ان تربیتی نشستوں میں ایک نشست ۱۵ ردسمبر ۲۰۲۰ء کو جامعہ دارالارشاد والاحسان ایف بلاک ملت ٹاؤن میں قاری طلحہ محمود ہمدانی کی زیر نگرانی منعقد ہوئی۔ جس میں ملت ٹاؤن اور اس کے گرد و نواح میں واقع مساجد اور مدارس کے ۶۰ کے قریب اساتذہ اور ائمہ کرام نے شرکت کی۔ جامعہ دارالقرآن کے شیخ الحدیث مولانا غلام فرید اور گوکھووال کی مرکزی جامع مسجد کے امام قاری محمد یونس نے اس نشست کی صدارت کی۔

نشست کا آغاز قاری ابتسام نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ قاری محمود احمد مدنی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز نے کتاب ختم نبوت کورس کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ یہ ۳۰، اسباق پر مشتمل ہے۔ پہلے ۱۵ اسباق اصطلاحی ہیں۔ جن میں لفظ تفسیر و تشریح، قرآن پاک، احادیث اور لغت عرب پیش کی گئی ہے۔ اگلے اسباق فکری اور نظریاتی ہیں، درمیانی دس اسباق خالص علمی اور تحقیقی ہیں آخری دس اسباق پھر فکری اور نظریاتی ہیں۔ اس کے بعد کورس پڑھانے کے متعلق ہدایات دیں۔

نشست کے آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے نائب امیر مولانا سید خبیب شاہ نے شرکاء کے سوالات کے جوابات دیئے اور مبلغ ختم نبوت فیصل آباد مولانا عبدالرشید غازی نے کچھ بات کی، شیخ الحدیث مولانا غلام فرید کی دعا کے ساتھ یہ نشست اپنے اختتام کو پہنچی۔ نشست میں شرکت کرنے والے ۶۰ علماء کرام اور ائمہ مساجد اپنے اپنے حلقہ جات میں ختم نبوت کورس کرانے کا داعیہ لے کر گئے۔ اختتام پر شرکاء پروگرام کو "ختم نبوت کورس" کتاب ہدیۃً پیش کی گئی۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس کنجوانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲؍نومبر ۲۰۲۰ء، بعد نماز مغرب جامع مسجد التوحید دیہڑاں کنجوانی تحصیل تاندلیانوالا ضلع فیصل آباد میں تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت حضرت مولانا پیر عطاء اللہ نقشبندی ماموں کانجن نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک قاری امداداللہ وٹو نے جبکہ ہدیہ نعت مولانا شاہد عمران عارفی نے پیش کیا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالقدوس گجراور مولانا محمد خبیب نے خطابات کیے۔ کانفرنس میں علماء کرام وعوام الناس نے شرکت فرمائی قادیانیوں کے بارہ سوالات کے جوابات لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بعد نماز فجر درس قرآن بھی حضرت مولانا اللہ وسایا نے ارشاد فرمایا۔

سیرت مصطفیٰ ﷺ کانفرنس گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۵؍نومبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد مدنی گوجرہ میں سیرت مصطفیٰ ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت محترم جناب صوفی محمد دین خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی شاہؒ نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک مولانا محمد سفیان اور ہدیہ نعت قاری شرافت علی مجددی، حافظ طاہر بلال چشتی نے پیش کیا۔ کانفرنس سے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب، مولانا محمد سلمان نے خطاب فرمایا۔ جماعتی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

تحفظ ناموس رسالت احتجاجی ریلی لیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے زیر اہتمام ۶؍نومبر ۲۰۲۰ء بعد نماز جمعہ آل پارٹیز احتجاجی ریلی جامع مسجد کرنال سے صدر بازار چوک تک نکالی گئی۔ صدر بازار چوک میں ریلی سے جمعیت علماء اسلام کے قاری محمد رمضان رحیمی، مولانا اصغر تمیمی، مولنا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس لیہ، مولانا طارق اہل حدیث مکتبہ فکر، پروفیسر وسیم فیضی بریلوی مکتبہ فکر، مولانا قاری احسان اللہ فاروقی، مفتی صبغت اللہ، سابق ایم.این.اے مسلم لیگ سید ثقلین شاہ بخاری، قاضی احسان اللہ ضلعی صدر پیپلز پارٹی، چوہدری انور گجر رہنما جماعت اسلامی، شیخ کمال الدین جنرل سیکرٹری انجمن تاجران سمیت تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں کے قائدین کے خطابات کیے۔

خطباء نے گستاخانہ خاکوں کیخلاف احتجاجی مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ توہین آمیز خاکوں پر مسلم حکمرانوں کی مجرمانہ خاموشی افسوسناک ہے مسلم حکمران اپنی غیرت کا مظاہرہ کریں، فرانس عالمی دہشت گرد ہے، مسلم حکمران فرانس کا سفارتی و معاشی بائیکاٹ کریں۔

ختم نبوت کانفرنس و مقابلہ مضمون نویسی شورکوٹ کینٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بتاریخ ۷/نومبر ۲۰۲۰ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد مکی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں شریف اور نگرانی محترم جناب ڈاکٹر شفیق احمد صدیقی نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک قاری ارباب سکندر حافظ محمد ایمن قاری محمد وقاص نے فرمائی۔ ہدیہ نعت حافظ طاہر بلال چشتی نے پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا سید ابوبکر شاہ، مولانا قاضی مطیع اللہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مبلغ حضرت مولانا محمد خبیب، مولانا عمر فاروق ٹوبہ نے خطاب فرمایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شورکوٹ کینٹ کے زیر انتظام مقابلہ مضمون نویسی ہوا۔ جس میں ۲۷ شرکاء کرام نے مقابلہ میں حصہ لیا پہلی ۵ پوزیشنوں اور تمام شرکاء کو انعامات اور اسناد سے نوازا گیا قاری نوید الرحمٰن ڈاکٹر محمد اشفاق، قاری محمد عابد، چوہدری محمد اکرم نے کانفرنس میں بھرپور محنت و کوشش اور معاونت کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس مظفرگڑھ

مدرسہ عربیہ فاروقیہ چک نمبر ۵۳۷ ریاض آباد ضلع مظفرگڑھ میں ۱۰ نومبر ۲۰۲۰ء کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کا آغاز قاری عبدالحکیم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا ہدیہ نعت قاری رمضان صدیقی نے پیش کیا، کانفرنس سے مولانا عبدالمجید فاروقی شیخ الحدیث جامعہ شرف الاسلام قاسمیہ مفتی زبیر احمد صدیقی، مولانا عامر اختر نقشبندی، مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس نے تحفظ عقیدہ ختم نبوت، وناموس رسالت، ودفاع صحابہؓ واہل بیت عظامؓ، اصلاح معاشرہ جیسے اہم موضوعات پر خطابات کئے۔ اسٹیج کے فرائض مولانا سمیع اللہ ابراہیم، مولانا قاری شعیب ندیم نے سرانجام دیئے، کانفرنس کی نگرانی قاری اقبال نے کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس چوک سرور شہید

جامع مسجد سیدنا صدیق اکبر چک نمبر ۵۴۴ میں ۱۰/نومبر ۲۰۲۰ء کو ظہر تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید فاروقی، مفتی زبیر احمد صدیقی کے خطابات ہوئے ہدیہ نعت محمد صابر نے پیش کیا، اسٹیج کے فرائض مولانا سلیم نے سرانجام دیئے۔

تحفظ ختم نبوت کورس غازی آباد چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۵، ۱۶/ نومبر ۲۰۲۰ء کو بعد نماز ظہر تا عصر مدرسہ عربیہ فاروقیہ علی ٹاؤن غازی آباد میں دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مولانا ظہور احمد نے ادا کیے۔ اسباق مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا مجاہد مختار اور مولانا مطیع الرحمٰن نے پڑھائے۔

تحفظ ختم نبوت کورس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۵، ۱۶/ نومبر کو بعد نماز مغرب تا عشاء سالانہ دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس جامع مسجد انوریہ گئوشالہ چیچہ وطنی میں جناب محمد امین سیٹھی اور جناب محمد ظفر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا مجاہد مختار، مفتی محمد ساجد، مفتی عبیدالرحمٰن، مولانا طاہر محمود صدیقی، مولانا محمد حسن، اور مولانا مطیع الرحمٰن کے لیکچرز ہوئے۔ قاری عبدالحکیم نے کورس کے تمام انتظامات کیے۔ اختتامی دعا حضرت پیر جی عبدالجلیل رائے پوری نے فرمائی۔ شرکاء کورس میں لٹریچر اور کتب تقسیم کی گئیں۔

ختم نبوت کانفرنس ڈیرہ اسماعیل خان

۲۳/ نومبر ۲۰۲۰ء بروز سوموار بمقام نزد مسجد خالد بن ولید بستی ترین میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی نگرانی ضلعی امیر قاری محمد طارق نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک قاری احسان اللہ اور قاری عبداللطیف جب کہ نعتیہ کلام حافظ سلمان سعید، جناب شوکت اللہ صدیقی نے پیش کیا۔ مولانا عقیل کوہاٹی، مولانا اللہ وسایا، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیانات ہوئے۔ قرارداد ضلعی مبلغ مولانا حمزہ لقمان نے پیش کی۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۴/ نومبر ۲۰۲۰ء بروز منگل عشاء کی نماز کے بعد مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر۱۲ چیچہ وطنی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت نائب امیر مرکزیہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کی۔ نقابت کے فرائض مولانا کفایت اللہ حنفی نے ادا کیے۔ جبکہ کانفرنس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا رضوان عزیز، مولانا حمزہ لقمان، پیر جی عبدالجلیل رائے پوری، مفتی محمد ساجد، مفتی عبیدالرحمٰن، پیر جی عزیز الرحمٰن رائے پوری، مفتی ظفر اقبال مدیر جامعۃ السراج، مولانا عبدالحکیم نعمانی، حاجی محمد ایوب، پروفیسر جاوید منیر، پیر جی حفظ الرحمٰن، پیر جی عبدالقادر مولانا مطیع الرحمٰن، مولانا طاہر محمود صدیقی، اور مولانا احمد ہاشمی سمیت متعدد علماء کرام اور سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ سید سلمان گیلانی اور مولانا محمد شاہد عمران

عارفی نے نعتیہ کلام پیش فرمایا۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مفتی محمد ساجد، مفتی عبیدالرحمٰن و جامعۃ السراج کے اساتذہ اور طلباء نے مثالی محنت کی۔

سیرت خاتم الانبیاء پروگرام ڈیرہ اسماعیل خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسماعیل خان کے زیر اہتمام امسال ماہ ربیع الاوّل ۱۴۴۲ھ مطابق اکتوبر ۲۰۲۰ میں ۶۵ پروگرام ہوئے۔ یہ پروگرام ضلعی امیر مولانا محمد طارق کی زیرنگرانی منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں مولانا اللہ بخش، مولانا اسلم معاویہ، مولانا قاضی عبدالعلیم، مولانا زین العابدین، قاری احسان، مولانا رمضان ثاقب، مولانا خرم ندیم، مولانا عنایت اللہ عثمانی، حافظ احسان احمد، قاری حفیظ اللہ، قاری عبداللطیف، عالمی مجلس کی طرف سے حافظ شمس الدین، مولانا قاسم رحمانی مبلغ ضلع بہاول نگر، ضلعی مبلغ مولانا حمزہ لقمان نے خطابات کئے۔

درس فضائل ختم نبوت چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۵؍دسمبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامع مسجد نمرہ پرل گارڈن چیچہ وطنی شہر میں ختم نبوت کے عنوان پر تقریب منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا محمد ریاض نے کی۔ نقابت مولانا محمد خباب نے کی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالحکیم نعمانی نے بیانات کئے۔

تحفظ ختم نبوت کورس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۶، ۷؍دسمبر ۲۰۲۰ء بروز اتوار و سوموار بعد نماز مغرب جامع مسجد فاروقیہ حیات آباد چیچہ وطنی میں دو روزہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ صدارت پیر جی عبدالجلیل رائے پوری نے کی۔ کورس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد ریاض، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مفتی محمد ساجد، مفتی عبیدالرحمٰن، مولانا کفایت اللہ حنفی، قاری محمد افضل، مولانا مطیع الرحمٰن نے اسباق پڑھائے۔

ختم نبوت کانفرنس کندھ کوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام توبہ مسجد کندھ کوٹ میں ۹ دسمبر ۲۰۲۰ء کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ سرپرستی حضرت مولانا عبدالعزیز سمیجو اور صدارت مولانا رحیم بخش چاچڑ نے کی۔ مقامی علماء کرام کے بعد سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیانات کئے۔ جامعہ اسلامیہ دارالفیوض کے طالب علم حافظ ظہیر احمد نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ توبہ مسجد و مدرسہ بحرالعلوم کی انتظامیہ و محترم جمال الدین اور مولانا محمود احمد و دیگر حضرات نے بھرپور تعاون کیا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ سندھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ایک ہفتہ کے دورہ پر ۹/دسمبر ۲۰۲۰ء کو سندھ تشریف لائے۔ بعد نماز عشاء کندھ کوٹ میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا۔ ۱۰/دسمبر ۲۰۲۰ء ظہر کی نماز کے بعد خانو رہن کی جامع مسجد مدنیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا عبدالصمد محراب پورنے کی۔ مولانا تجمل حسین، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ جلسہ کی نگرانی حافظ حبیب الرحمٰن، ملک عبدالغفور نے کی۔ گوٹھ صیفل منگریو میں مولانا سید حماداللہ شاہ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا تجمل حسین، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا ریاض احمد سومرو نے خطاب کیا۔

۱۱/دسمبر ۲۰۲۰ء انوار العلوم کنڈیارو کی جامع مسجد میں شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس سومرو، مجلس کے سرپرستوں میں سے ہیں ان کی دعوت پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ ۱۱/دسمبر ۲۰۲۰ء عشاء کے بعد جامع مسجد صدیقیہ بھریا روڈ میں مولانا محمد اشرف جالندھری کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس سے مولانا تجمل حسین اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مولانا حفیظ الرحمٰن کیریو مہمان خصوصی تھے۔

۱۲/دسمبر ۲۰۲۰ء صبح ۱۱ بجے نماز ظہر تک مدرسہ مخزن العلوم پھل میں مدرسہ کے بانی مولانا اشفاق الرحمٰنؒ کی یاد میں تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا تجمل حسین اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ختم نبوت تعزیتی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

۱۳/دسمبر ۲۰۲۰ء کو مکتب امام اعظم دریا خان مری میں شعور ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ جس کی صدارت قاری نیاز احمد خاصخیلی نے کی۔ کنونشن سے مولانا تجمل حسین اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مدرسہ تفہیم القرآن، دارالعلوم نواب شاہ، جامعہ محمدیہ لطیف آباد نمبر۲، جامعہ دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور میں بھی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

۱۴/دسمبر ۲۰۲۰ء بعد نماز عشاء جامع مسجد بلال ٹنڈو آدم میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں علامہ احمد میاں حمادی کے فرزند مولانا زاہد حجازی مسجد ہذا کے خطیب ہیں۔ کانفرنس کی صدارت مولانا راشد مدنی نے کی۔ جبکہ مولانا تجمل حسین اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس کوہاٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوہاٹ کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۱۲ دسمبر ۲۰۲۰ء بروز ہفتہ بعد از نماز عصر مرکزی عیدگاہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے بڑے جوش وخروش

سے شرکت کی۔ کانفرنس کی پہلی نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوہاٹ کے سرپرست شیخ الحدیث حضرت مولانا عطاء المنان نے کی۔ کانفرنس دو نشستوں پر مشتمل تھی۔ پہلی نشست عصر کی نماز کے بعد حضرت مولانا قاری محمد ہارون کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ مولانا محمد آصف ترابی اور حافظ محمد واصف رحیمی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا عتیق الرحمٰن اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور نے بڑی تفصیلی اور عمدہ اور مدلل گفتگو کی۔ دوسری نشست کا آغاز بعد نماز مغرب فوراً حضرت قاری عبیداللہ کی تلاوت سے ہوا۔ صدارت نائب امیر مرکزیہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کی۔ مولانا مفتی مختار الدین شاہ، مولانا عطاء المنان، مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے دعا فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس خوشاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اہتمام ۱۷ر دسمبر ۲۰۲۰ء کو مرکزی جامع مسجد ۱۵ چک ضلع خوشاب میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی سرپرستی حاجی فضل خان نے کی۔ اسٹیج سیکریٹری مولانا احسان احمد تھے۔ تلاوت قاری منان نے جبکہ نعتیہ کلام مولانا نعمان نے پیش کیا۔ مولانا حسان آف فاروق آباد مولانا شاہد، مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب اور مولانا نور محمد ہزاروی کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کورس سانده لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گلشن راوی کے زیر اہتمام ۲۲ دسمبر ۲۰۲۰ء کو ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کورس جامع مسجد حبیب کبریا سانده لاہور میں منعقد ہوا۔ مولانا ڈاکٹر عبدالواحد قریشی نے صدارت فرمائی۔ کورس میں مولانا قاری علیم الدین شاکر، مولانا عبدالعزیز، میاں محمد رضوان نفیس، مولانا عزیز الرحمٰن، قاری جعفر حیات، مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا مفتی عبدالودد، قاری سعید الرحمٰن، بھائی محمد زبیر، قاری محمد سکندر و دیگر علماء قراء اور عوام نے شرکت کی۔ ختم نبوت کورس میں مولانا عبدالنعیم مبلغ لاہور نے پروجیکٹر پر لیکچر دیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۵ دسمبر ۲۰۲۰ء کو قبا مسجد گھوٹکی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت سید نور محمد شاہ نے جبکہ نگرانی مولانا محمد یوسف شیخ نے کی۔ قاری اللہ ڈنو نے تلاوت اور جناب علی محمد سنگڑ نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا محمد حسین ناصر، مولانا حافظ عبدالغفار شیخ پنوعاقل، مولانا عبداللطیف اشرفی سکھر، حضرت مولانا مسعود احمد سومرو لاڑکانہ کے بیانات ہوئے۔ قبا مسجد کے امام اور انتظامیہ نے کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے بھرپور تعاون کیا۔ حاجی غلام رسول سانگی نے تمام علماء کرام کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔

تحفظ ختم نبوت انعام گھر لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانگا منڈی کے زیر اہتمام ختم نبوت انعام گھر جامع مسجد بلال قلعہ داود میں منعقد ہوا۔ انعام گھر میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قدرت اللہ عارف، مولانا قاری عبدالحئی، خطیب جامع مسجد ہذا مولانا مفتی ابوبکر صدیق، مولانا محمد ارشد، مولانا احسان اللہ، مولانا عبدالواجد، مولانا عابد ارشاد، مولانا محمد اقبال، مولانا زاہد محمود انجم، مولانا نواز شریف، مولانا عزیر احمد، قاری محمد اقبال، قاری عبدالشکور، قاری محمد ناصر، طارق معاویہ، افتخار احمد قصوری، ابوبکر اعوان، قاری خالد جاوید، حافظ نعمان، حافظ صبغت اللہ، طاہر بٹ، محمد اختر، محمد اصغر سمیت سکولز، کالجز کے سٹوڈنٹس اور دینی مدارس کے طلباء اور عوام نے شرکت کی۔ درست جواب دینے والوں کو قیمتی انعامات دیئے اور ختم نبوت کے موضوع پر لٹریچر فراہم کیا گیا۔

ختم نبوت تربیتی نشست سندر لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لاہور کے زیر اہتمام جامعہ خورشید العلوم موضع مل سندر لاہور میں ختم نبوت تربیتی نشست مولانا محمد یونس مدنی کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد بلال اشرف، مولانا مسرور احمد ضیاء، مولانا قدرت اللہ عارف، مولانا محمد ارشد، مولانا محمد عابد، مولانا احسان اللہ ودیگر علماء اور قراء بھی موجود تھے۔ علاوہ ازیں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالنعیم جامعہ مدنیہ رائے ونڈ تشریف لے گئے۔ جہاں جامعہ کے مہتمم اور شیخ الحدیث مولانا سید محمود میاں سے ملاقات کر کے ان کی تیمارداری کی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالنعیم نے مولانا مفتی محمد حسن سے بھی ملاقات کی۔ بعدازاں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامعہ مدنیہ طلباء اور مولانا مفتی محمد حسن کے مریدین اور متعلقین سے عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر بیان کیا۔

حضرت مولانا محمد انیس قریشی نواب شاہ کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے امیر مولانا محمد انیس قریشی کے بڑے صاحبزادے حافظ سحبان محمود قریشی مدرسہ جاتے ہوئے حادثہ میں شہید ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! حافظ سحبان محمود جامعہ دارالعلوم کراچی میں درجہ سادسہ کے طالب علم تھے۔ ان کا جنازہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی کی اقتداء میں ادا کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا تجمل حسین، مولانا محمد انس، مولانا محمد بلال اور مولانا رضوان احمد نے جنازہ میں شرکت کی۔ ادارہ لولاک لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے اور مرحوم کے لئے دعا گو ہے۔

سلام زندہ باد　　فرما گئے یہ ہادیِ لانبی بعدی　　تاجدار ختم نبوت زندہ باد



بمقام
آئیڈیل کرکٹ گراؤنڈ
نزد چوک الجنت شادی ہال
کالج روڈ ٹاؤن شپ
لاہور

ایمان افروز عظیم الشان

ختمِ نبوۃ کانفرنس

ان شاء اللہ

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

آئیے اور ایمان بڑھائیے

13 مارچ 2021 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب

عنوانات

توحید باری تعالیٰ　　سیرت خاتم الانبیاء ﷺ
عقیدہ ختم نبوۃ　　حیات عیسیٰ علیہ السلام
عظمت صحابہ و اہل بیت　　اتحاد امت

پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ

اور ظہور مہدی جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام، مشائخ، قائدین دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

پیر طریقت پیکر اخلاص حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب حفظہ اللہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹاؤن شپ لاہور

0321-5292803
0313-4371747
0300-4981840
0321-4878165

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1000
5	فتاویٰ ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1000
6	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
7	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
8	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
9	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
10	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
11	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
12	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
13	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
15	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
16	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	500
17	گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
18	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
19	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
20	تذکرہ حکیم العصرؒ (مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
21	تحریک ختم نبوت 10 جلد مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2500
22	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	150
23	سیرت حضرت سیدہ فاطمہ ؓ	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	150
24	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
25	خطبات شاہین ختم نبوت (دو جلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	300
26	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
27	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت) (دو جلدیں)	رسائل اکابرین	400
28	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	100

نوٹ: قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر مصدقہ رپورٹ سیٹ کی قیمت -/700 روپے تھی لیکن کاغذ کی قیمت میں اضافہ ہونے کی وجہ سے اب سیٹ کی قیمت -/1000 روپے کر دی گئی ہے۔

نوٹ:..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ:— عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

12 فروری 2021

جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب

مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر سندھ

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس

عبدالصمد ہالیجوی

عبدالقیوم

محمد سعد تھانوی

عبداللطیف اشرفی

جمیل احمد

محمد صالح

مسعود افضل

محمد حسین ناصر

محمد ایوب شاہ

عبدالباری

خواجہ عزیز احمد صاحب

راشد خالد محمود سومرو

سعید یوسف خان

اللہ وسایا

احسان احمد

عبدالمجیب قریشی

شاہد عمران عارفی

رشید احمد

اسد اللہ

نذیر احمد

محمد ہارون شاہ

ظفر اللہ

محمد ناصر

عبدالغفار

محمد حسن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر

0302-3623805
0300-3131165